قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر۔ابو سعید

Online Edition

منگل 21 ستمبر 2021ء | 13 صفر 1443 ہجری قمری | 21 تبوک 1400 ہجری شمسی | جلد:3 | شمارہ:224

فرمانِ رسول ﷺ

غیب کی پانچ کنجیاں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔غیب کی پانچ کنجیاں ہیں جنہیں اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ رحم مادر میں کیا ہے،اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہو گا،اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب آئے گی۔ اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ کس جگہ کوئی مرے گا اور اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب قائم ہو گی۔

(صحیح بخاری،کتاب التوحید بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

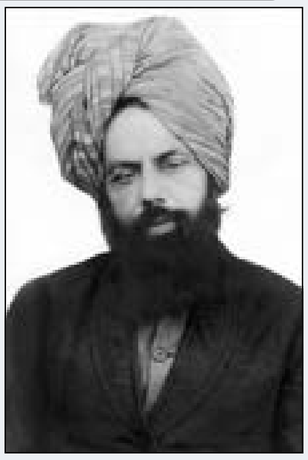

دلائل ہستی باری تعالیٰ

اب دیکھو کہ عقلی طور پر قرآن شریف نے خدا کی ہستی پر کیا کیا عمدہ اور بے مثل دلائل دیئے ہیں۔ جیسا کہ ایک جگہ فرماتا ہے۔

رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ﴿۵۱﴾ (طٰہٰ:51)

یعنی خدا وہ خدا ہے کہ جس نے ہر ایک شے کے مناسب حال اس کو پیدائش بخشی۔ پھر اس شے کو اپنے کمالات مطلوبہ حاصل کرنے کے لئے راہ دکھلا دی۔ اب اگر اس آیت کے مفہوم پر نظر رکھ کر انسان سے لے کر تمام بحری اور برّی جانوروں اور پرندوں کی بناوٹ تک دیکھا جائے تو خدا کی قدرت یاد آتی ہے کہ ہر ایک چیز کی بناوٹ اس کے مناسب حال معلوم ہوتی ہے۔ پڑھنے والے خود سوچ لیں کیونکہ یہ مضمون بہت وسیع ہے۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10صفحہ 368-369)

ارشادِ باری تعالیٰ

قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ﴿۵۱﴾

ترجمہ:(موسیٰ نے) کہا ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو (اس کی ضرورت کے مطابق) اعضا عطا کیے ہیں اور پھر ان (اعضا) سے کام لینے کا طریقہ سکھایا ہے۔

(طٰہٰ :51)

فرمانِ خلیفہ وقت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

اس وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند اقتباسات پیش کروں گا جن میں آپ نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی کیا حقیقت ہے؟اس کا مرتبہ کیا ہے؟اس کے سب طاقتوں کے مالک اور واحد و یگانہ ہونے کا مقام بیان فرمایا ہے نیز یہ بھی کہ وہی ہے جو تمام مخلوق کا خالق ہے۔ ہر چیز کو فنا ہے اور اس کو فنا نہیں۔آپ نے یہ بھی بیان فرمایا کہ اس کائنات کے خدا تک پہنچنے کا ذریعہ اب صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔جس کا حسن و احسان میں کوئی ثانی نہیں۔ آپ نے بتایا کہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں کو دیکھنے کے لئے اس کی طرف خالص ہو کر جھکنا ضروری ہے۔اس کے آگے خالص ہو کر جھکنا ضروری ہے۔ اس کی عبادت بجالانا ضروری ہے۔ پھر جب انسان کی یہ حالت ہوتی ہے تو پھر خدا تعالیٰ دوڑ کر انسان کو گلے لگاتا ہے اور اس پر اپنے فضلوں کی بارش برساتا ہے۔ پس آپ نے بڑے درد سے فرمایا کہ ایسے خدا سے تعلق جوڑو تا کہ اپنی دنیا و آخرت سنوارنے والے بن سکو۔

اللہ تعالیٰ کی کیا حقیقت ہے، وہ خدا جو تمام کائناتوں کا مالک ہے جس کو اسلام نے پیش کیا ہے اس کی کیا حقیقت ہے؟اس بارے میں ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ

’’خدا آسمان و زمین کا نور ہے۔یعنی ہر ایک نور جو بلندی اور پستی میں نظر آتا ہے۔خواہ وہ ارواح میں ہے۔خواہ اجسام میں اور خواہ ذاتی ہے اور خواہ عرضی اور خواہ ظاہری ہے اور خواہ باطنی اور خواہ ذہنی ہے خواہ خارجی۔‘‘(یعنی ہر قسم کا نور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی وہ نور ہے جو جسموں میں نظر آتا ہے۔ ذاتی خوبیاں ہیں ان میں نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بعض خاص آدمیوں کو دی گئی خوبیاں ہیں وہ ان میں نظر آتی ہیں، ظاہری خوبیاں ہیں یا چھپی ہوئی خوبیاں ہیں، ذہنی خوبیاں ہیں یا خارجی ہیں۔ انسان کے باہر نظر آ رہی ہوتی ہیں۔ کسی چیز کی خوبصورتی جو نظر آ رہی ہوتی ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کے نور کی وجہ سے ہیں۔فرمایا:)’’اسی کے فیض کا عطیّہ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت رب العالمین کا فیض عام ہر چیز پر محیط ہو رہا ہے اور کوئی اس کے فیض سے خالی نہیں۔‘‘

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 191 حاشیہ نمبر 11)

(خطبہ جمعہ 18/ اپریل 2014ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عزیزم سید طالع احمد۔۔(منظوم)
- کتاب، تعلیم کی تیاری
- حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ چند مبارک لمحات
- عائلی زندگی، اعلیٰ اخلاق اور تربیت اولاد

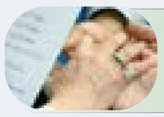

دربارِ خلافت

ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لبّ لباب لا إله إلا الله محمد رسول الله ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

پھر مزید وضاحت سے اپنے عقیدے اور عملی حالت کی حقیقت کے معیار کے بارے میں جماعت کو بھی توجہ دلاتے ہوئے آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’ہمارے مذہب کا خلاصہ‘‘ (کہ ہمارا عقیدہ کیا ہے؟ اس میں عقیدے کی بھی وضاحت ہو جائے گی اور اس عقیدے کے ساتھ جو ہمارے عمل وابستہ ہیں اُن کی بھی وضاحت ہو جاتی ہے۔) فرماتے ہیں ’’ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لُبِّ لُباب یہ ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالَم گزران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین وخیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔ اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہوسکتا اور نہ کم ہوسکتا ہے۔ اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہوسکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغییر کرسکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔ اور ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے کہ ادنیٰ درجہ صراط مستقیم کا بھی بغیر اتباع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہوسکتا چہ جائیکہ راہ راست کے اعلیٰ مدارج بجُز اقتدا اس امام الرسل کے حاصل ہوسکیں۔ کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزت اور قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلّی اور طفیلی طور پر ملتا ہے۔ اور ہم اس بات پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ جو راستباز اور کامل لوگ شرف صحبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہو کر تکمیلِ منازل سلوک کر چکے ہیں اُن کے کمالات کی نسبت بھی ہمارے کمالات اگر ہمیں حاصل ہوں بطور ظل کے واقع ہیں اور اُن میں بعض ایسے جُزئی فضائل ہیں جو اَب ہمیں کسی طرح سے حاصل نہیں ہوسکتے۔‘‘

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 169-170)

یعنی وہ لوگ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے ہیں اُن کے بعض فضائل ایسے ہیں جو اَب نہیں مل سکتے۔ انہوں نے دیکھا، وہ آپؐ کی صحبت میں رہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں:

’’جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بناء رکھی گئی ہے وہ ہمارا عقیدہ ہے۔ اور جس خدا کی کلام یعنی قرآن کو پنجہ مارنا حکم ہے ہم اس کو پنجہ مار رہے ہیں۔ اور فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح ہماری زبان پر ’’حَسْبُنَا کِتَابُ اللّٰہِ‘‘ ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح اختلاف اور تناقض کے وقت جب حدیث اور قرآن میں پیدا ہو‘‘ (یعنی آپس میں اختلاف ہو) ’’قرآن کو ہم ترجیح دیتے ہیں‘‘۔ (حدیث پر قرآن کو ترجیح ہے۔) فرماتے ہیں ’’بالخصوص قصوں میں جو بالاتفاق نسخ کے لائق بھی نہیں ہیں۔ اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائک حق اور حشر اجساد حق اور روزِ حساب حق اور جنت حق اور جہنم حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جلّ شانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعتِ اسلام میں سے ایک ذرہ کم کرے یا ایک ذرہ زیادہ کرے یا ترکِ فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے‘‘ (یعنی اپنی مرضی سے جہاں ضروری ہو بدل لے، حلال حرام کے بارہ میں اپنے فیصلے کرنا شروع کر دے) ’’وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے۔ اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور اسی پر مریں۔ اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے ان سب پر ایمان لاویں۔ اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں۔ غرض وہ تمام امور جن پر سلفِ صالحین کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا اور وہ امور جو اہل سنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں ان سب کا ماننا فرض ہے۔ اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے۔‘‘

(ایام الصلح، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 323)

(خطبہ جمعہ 30/ مارچ 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عزیزم سید طالع احمد کے بارے میں تاثرات سن کر اپنے جذبات کا اظہار

ذکر اس کا حبیب لگتا رہا
اپنے دل کے قریب لگتا رہا

رشک آتا ہے طالع احمد پر
راضی اس سے خطیب لگتا رہا

ایسا لگتا تھا چاند ہے کوئی
کل وہ سب کا نصیب لگتا رہا

ساری نظریں بلائیں لیتی رہیں
اپنا دل ہی غریب لگتا رہا

اپنا دامن لگا کہ خالی ہے
ایک وہ ہی منیب لگتا رہا

شاعروں نے لکھا محبت میں
غمزدہ ہر ادیب لگتا رہا

عشق زادہ دیا جلاتا ہوا
مرد حق کا نجیب لگتا رہا

دیا جیم۔فجی

اداریہ

کتاب، تعلیم کی تیاری

قسط 12

اس عنوان کے تحت درج ذیل تین عناوین پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات اکٹھے کئے جا رہے ہیں۔

1. اللہ تعالیٰ کے حضور ہمارے کیا فرائض ہیں؟
2. نفس کے ہم پر کیا حقوق ہیں؟
3. بنی نوع کے ہم پر کیا کیا حقوق ہیں؟

اللہ کے حضور ہمارے فرائض

توبہ استغفار کرنی چاہیئے۔ بغیر توبہ استغفار کے انسان کرہی کیا سکتا ہے۔ سب نبیوں نے یہی کہا ہے کہ اگر توبہ استغفار کرو گے تو خدا بخش دے گا۔ سو نمازیں پڑھو اور آئندہ گناہوں سے بچنے کے لیے خدا تعالیٰ سے مدد چاہو اور پچھلے گناہوں کی معافی مانگو اور بار بار استغفار کرو تا کہ جو قوت گناہ کی انسان کی فطرت میں ہے وہ ظہور میں نہ آوے۔ انسان کی فطرت میں دو طرح کا ملکہ پایا جاتا ہے۔ ایک تو کسبِ خیرات اور نیک کاموں کے کرنے کی قوت ہے اور دوسرے بُرے کاموں کو کرنے کی قوت۔ اور ایسی قوت کو روکے رکھنا یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے اور یہ قوت انسان کے اندر اس طرح سے ہوتی ہے جس طرح کہ پتھر میں ایک آگ کی قوت ہے۔

اور استغفار کے یہی معنی ہیں کہ ظاہر میں کوئی گناہ سرزد نہ ہو اور گناہوں کے کرنے والی قوت ظہور میں نہ آوے۔ انبیاء کے استغفار کی بھی یہی حقیقت ہے کہ وہ ہوتے تو معصوم ہیں مگر وہ استغفار اس واسطے کرتے ہیں کہ تا آئندہ وہ قوت ظہور میں نہ آوے اور عوام کے واسطے استغفار کے دوسرے معنی بھی لیے جاویں گے کہ جو جرائم اور گناہ ہو گئے ہیں اُن کے بد نتائج سے خدا بچائے رکھے اور اُن گناہوں کو معاف کر دے اور ساتھ ہی آئندہ گناہوں سے محفوظ رکھے۔

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 372-373ایڈیشن 1984ء)

نئے سرے سے قرآن شریف کو پڑھو اور اس کے معانی پر خوب غور کرو۔ نماز کو دل لگا کر پڑھو اور احکام شریعت پر عمل کرو۔ انسان کا کام یہی ہے۔ آگے پھر خدا کے کام شروع ہو جاتے ہیں۔ جو شخص عاجزی سے خدا تعالیٰ کی رضا کو طلب کرتا ہے خدا تعالیٰ اس پر راضی ہوتا ہے۔

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 323۔ ایڈیشن 1984ء)

نفس کے ہم پر حقوق

میں تعجب کرتا ہوں کہ آج کل بہت لوگ فقیر بنتے ہیں مگر سوائے نفس پرستی کے اور کوئی غرض اپنے اندر نہیں رکھتے۔ اصل دین سے بالکل الگ ہیں جس دُنیا کے پیچھے عوام لگے ہوئے ہیں اسی دُنیا کے پیچھے وہ بھی خراب ہو رہے ہیں۔ توجہ اور دم کشی اور منتر جنتر اور دیگر ایسے امور کو اپنی عبادت میں شامل کرتے ہیں جن کا عبادت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں بلکہ صرف دُنیا پرستی کی باتیں ہیں اور ایک ہندو کافر اور ایک مشرک عیسائی بھی ان ریاضتوں اور ان کی مشق میں ان کے ساتھ شامل ہو سکتا بلکہ اُن سے بڑھ سکتا ہے اصلی فقیر تو وہ ہے جو دنیا کی اغراض فاسدہ سے بالکل الگ ہو جائے اور اپنے واسطے ایک تلخ زندگی قبول کرے تب اس کو حالتِ عرفان حاصل ہوتی ہے اور وہ ایک قوتِ ایمانی کو پاتا ہے۔ آج کل کے پیرزادے اور سجادہ نشین نماز جو اعلیٰ عبادت ہے اس کی تو پروا نہیں کرتے یا ایسی جلدی جلدی ادا کرتے ہیں جیسے کہ کوئی بیگار کاٹنی ہوتی ہے اور اپنے اوقات کو خود تراشیدہ عبادتوں میں لگاتے ہیں جو خدا اور رسول نے نہیں فرمائیں۔ ایک ذکر ارّہ بنایا ہوا ہے جس سے انسان کے پھیپھڑے کو سخت نقصان پہنچتا ہے۔ بعض آدمی ایسی مشقوں سے دیوانے ہو جاتے ہیں۔ ان کو جاہل لوگ ولی سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اپنی رضامندی کی جو راہیں خود ہی مقرر فرما دی ہیں وہ کچھ کم نہیں۔ خدا تعالیٰ ان باتوں سے راضی ہوتا ہے کہ انسان عفت اور پرہیزگاری اختیار کرے۔ صدق و صفا کے ساتھ اپنے خدا کی طرف جھکے۔ دنیوی کدورتوں سے الگ ہو کر تبتّل الی اللہ اختیار کرے۔ خدا تعالیٰ کو سب چیزوں پر اختیار حاصل ہے۔ خشوع کے ساتھ نماز ادا کرے۔ نماز انسان کو منزہ بنا دیتی ہے۔ نماز کے علاوہ اُٹھتے بیٹھتے اپنا دھیان خدا تعالیٰ کی طرف رکھے یہی اصل مدعا ہے جس کو قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کی تعریف میں فرمایا ہے کہ وہ اُٹھتے بیٹھتے خدا تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔ اور اس کی قدرتوں میں فکر کرتے ہیں۔ ذکر اور فکر ہر دو عبادت میں شامل ہیں۔ فکر کے ساتھ شکر گذاری کا مادہ بڑھتا ہے۔ انسان سوچے اور غور کرے کہ زمین اور آسمان، ہوا اور بادل، سورج اور چاند، ستارے اور سیارے سب انسان کے فائدے کے واسطے خدا تعالیٰ نے بنائے ہیں۔ فکر معرفت کو بڑھاتا ہے۔

غرض ہر وقت خدا کی یاد میں اس کے نیک بندے مصروف رہتے ہیں۔ اسی پر کسی نے کہا کہ ؔجو دم غافل سو دم کافر۔ آج کل کے لوگوں میں صبر نہیں۔ جو اس طرف جھکتے ہیں وہ ابھی ایسے مستعجل ہوتے ہیں کہ چاہتے ہیں کہ پھونک مار کر ایک دم میں سب کچھ بنا دیا جائے اور قرآن شریف کی طرف دھیان نہیں کرتے کہ اس میں لکھا ہے کہ کوشش اور محنت کرنے والوں کو ہدایت کا راستہ ملتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ تمام تعلق مجاہدہ پر موقوف ہے۔ جب انسان پوری توجہ کے ساتھ دُعا میں مصروف ہوتا ہے تو اس کے دل میں رقت پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ آستانہ الٰہی پر آگے سے آگے بڑھتا ہے تب وہ فرشتوں کے ساتھ مصافحہ کرتا ہے۔

ہمارے فقراء نے بہت سی بدعتیں اپنے اندر داخل کر لی ہیں۔ بعض نے ہندوؤں کے منتر بھی یاد کئے ہوئے ہیں اور ان کو بھی مقدس خیال کیا جاتا ہے۔ ہمارے بھائی صاحب کو ورزش کا شوق تھا۔ اُن کے پاس ایک پہلوان آیا تھا۔ جاتے ہوئے اُس نے ہمارے بھائی صاحب کو الگ لے جا کر کہا کہ میں ایک عجیب تحفہ آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں جو بہت ہی قیمتی ہے۔ یہ کہہ کر اُس نے ایک منتر پڑھ کر اُن کو سُنایا اور کہا کہ یہ منتر ایسا پُر تاثیر ہے کہ اگر ایک دفعہ صبح کے وقت اس کو پڑھ لیا جاوے تو پھر سارا دن نہ نماز کی ضرورت باقی رہتی ہے اور نہ وضو کی ضرورت۔ ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے کلام کی ہتک کرتے ہیں۔ وہ پاک کلام جس میں ھُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ (البقرۃ:3) کا وعدہ دیا گیا ہے خود اسی کو چھوڑ کر دوسری طرف بھٹکتے پھرتے ہیں۔ انسان کے ایمان میں ترقی تب ہی ہو سکتی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے فرمودہ پر چلے اور خدا پر اپنے توکل کو قائم کرے۔ ایک دفعہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو دیکھا کہ وہ کھجوریں جمع کرتا تھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ کس لئے ایسا کرتا ہے۔ اس نے کہا کہ کل کے لئے جمع کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ کیا توکل کے خدا پر ایمان نہیں رکھتا؟ لیکن یہ بات بلال کو فرمائی ہر کسی کو نہیں فرمائی۔ اور ہر ایک کو وعظ اور نصیحت اس کی برداشت کے مطابق کیا جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 320-322۔ ایڈیشن 1984ء)

خدا تعالیٰ ایسی باتیں پسند نہیں کرتا۔ یہ مرض عورتوں میں بہت کثرت سے ہوا کرتا ہے کہ وہ ذرا سی بات پر بگڑ کر اپنے خاوند کو بہت کچھ بھلا بُرا کہتی ہیں بلکہ اپنی ساس اور سُسر کو بھی سخت الفاظ سے یاد کرتی ہیں۔ حالانکہ وہ اس کے خاوند کے بھی قابلِ عزت بزرگ ہیں۔ وہ اس کو ایک معمولی بات سمجھ لیتی ہیں اور ان سے لڑنا وہ ایسا ہی سمجھتی ہیں جیسا کہ محلہ کی اور عورتوں سے جھگڑا۔ حالانکہ خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کی خدمت اور رضاجوئی ایک بہت بڑا فرض مقرر کیا ہے یہاں تک کہ حکم ہے کہ اگر والدین کسی لڑکے کو مجبور کریں کہ وہ اپنی عورت کو طلاق دیدے تو اس کے لڑکے کو چاہئے کہ وہ طلاق دیدے۔ پس جبکہ ایک عورت کی ساس اور سُسر کے کہنے پر اس کو طلاق مل سکتی ہے تو اور کونسی بات رہ گئی ہے۔ اس لئے ہر ایک عورت کو چاہیے کہ ہر وقت اپنے خاوند اور اس کے والدین کی خدمت میں لگی رہے اور دیکھو کہ عورت جو کہ اپنے خاوند کی خدمت کرتی ہے تو اس کا کچھ بدلہ بھی پاتی ہے۔ اگر وہ اس کی خدمت کرتی ہے تو وہ اس کی پرورش کرتا ہے مگر والدین تو اپنے بچہ سے کچھ نہیں لیتے وہ تو اس کے پیدا ہونے سے لے کر اس کی جوانی تک اس کی خبر گیری کرتے ہیں اور بلا کسی اجر کے اس کی خدمت کرتے ہیں اور جب وہ جوان ہوتا ہے تو اس کا بیاہ کرتے ہیں اور اس کی آئندہ بہبودی کے لئے تجاویز سوچتے اور اس پر عمل کرتے ہیں اور پھر جب وہ کسی کام پر لگتا ہے اور اپنا بوجھ آپ اُٹھانے اور آئندہ زمانہ کے لئے کسی کام کرنے کے قابل ہو جاتا ہے تو کس خیال سے اس کی بیوی اس کو اپنے ماں باپ سے جُدا کرنا چاہتی ہے یا کسی ذرا سی بات پر سبّ وشتم پر اُتر آتی ہے اور یہ ایک ایسا ناپسند فعل ہے جس کو خدا تعالیٰ اور مخلوق دونو ناپسند کرتے ہیں۔

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 231۔ ایڈیشن 1984ء)

بنی نوع کے ہم پر حقوق

زبانی وعظوں سے اتنا اثر نہیں ہوتا جتنا اپنی حالت درست کر کے اپنے تئیں نمونہ بنانے سے۔ تم اپنی حالت کو ٹھیک کرو اور ایسے بنو کہ لوگ بے اختیار بول اُٹھیں کہ اب تم وہ نہیں رہے۔ جب یہ حالت ہو گی تو تمہاری بیوی کیا کئی لوگ تمہارا مذہب قبول کر لیں گے۔ حدیث میں آیا ہے۔ خَیۡرُکُمۡ خَیۡرُکُمۡ لِاَھۡلِہٖ۔ پس جب بیوی سے تمہارا اچھا سلوک ہو گا وہ تو خود بخود مجوب ہو کر تمہاری مخالفت چھوڑ دے گی اور دل سے جان لے گی کہ یہ مذہب بہت ہی اچھا ہے جس میں ایسے نرم وعمدہ سلوک کی ہدایت ہوتی ہے پھر وہ خواہ مخواہ متابعت کرے گی۔ احسان تو ایسی چیز ہے کہ اس سے ایک کُتا بھی نادم ہو جاتا ہے چہ جائیکہ ایک انسان۔

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 312۔ ایڈیشن 1984ء)

تواضع اور مسکنت عمدہ شے ہے۔ جو شخص باوجود محتاج ہونے کے تکبر کرتا ہے وہ کبھی مراد کو نہیں پا سکتا۔ اس کو چاہیئے کہ عاجزی اختیار کرے۔ کہتے ہیں کہ جالینوس حکیم ایک بادشاہ کے پاس ملازم تھا۔ بادشاہ کی عادت تھی کہ ایسی ردی چیزیں کھایا کرتا تھا جس سے جالینوس کو یقین تھا کہ بادشاہ کو جذام ہو جائے گا چنانچہ وہ ہمیشہ بادشاہ کو روکتا تھا مگر بادشاہ باز نہ آتا تھا۔ اس سے تنگ آ کر جالینوس وہاں سے بھاگ کر اپنے وطن کو چلا گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد بادشاہ کے بدن پر جذام کے آثار نمودار ہوئے۔ تب بادشاہ نے اپنی غلطی کو سمجھا اور اس نے انکسار اختیار کیا۔ اپنے بیٹے کو تخت پر بٹھایا اور خود فقیرانہ لباس پہن کر وہاں سے چل نکلا اور جالینوس کے پاس پہنچا۔ جالینوس نے اس کو پہچانا اور بادشاہ کی تواضع اسے پسند آئی اور پورے زور سے اس کے علاج میں مصروف ہوا۔ تب خدا تعالیٰ نے اُسے شفا دی۔

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 286-287۔ ایڈیشن 1984ء)

سوال پیش ہوا کہ کسی کے مرنے کے بعد چند روز لوگ ایک جگہ جمع رہتے اور فاتحہ خوانی کرتے ہیں۔ فاتحہ خوانی ایک دُعا مغفرت ہے۔ پس اس میں کیا مضائقہ ہے؟

فرمایا کہ:

ہم تو دیکھتے ہیں وہاں سوائے غیبت اور بے ہودہ بکواس کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ پھر یہ سوال ہے کہ آیا نبی کریمؐ یا صحابہ کرامؓ و آئمہ عظام میں سے کسی نے یوں کیا؟ جب نہیں کیا تو کیا ضرورت ہے خواہ مخواہ بدعات کا دروازہ کھولنے کی؟ ہمارا مذہب تو یہی ہے کہ اس رسم کی کچھ ضرورت نہیں۔ ناجائز ہے جو جنازہ میں شامل نہ ہو سکیں وہ اپنے طور سے دُعا کریں یا جنازہ غائب پڑھ دیں۔

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 277۔ ایڈیشن 1984ء)

(ابوسعید)

سید عامر سفیر۔لندن

جلسہ سالانہ یوکے 2021ء کے بعد
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مبارک لمحات

یہ مبارک گفتگو ماہنامہ ریویو آف ریلیجنز میں انگلش زبان میں شائع ہوئی۔ اس مائدہ کا اردو ترجمہ قارئین کے لیے مکرم انصر بلال انور۔جرمنی نے کیا ہے۔ فَجَزَاہُ اللّٰہُ خَیْرًا۔(ادارہ)

خاکسار کو دو سال کے وقفہ کے بعد منعقد ہونے والے تاریخی جلسہ سالانہ یوکے 2021ء کی نسبت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تأثرات معلوم کرنے کا بابرکت موقع ملا۔ ریویو آف ریلیجنز نے اس تاریخی جلسہ کے حوالہ سے متفرق شعبہ جات کے کارکنان کے جذبات اور خیالات کی بابت انٹرویوز لیے جن میں روٹی پلانٹ، لنگرخانہ، کار پارکنگ اور ایم ٹی اے وغیرہ کے کارکنان شامل تھے۔ خاکسار نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو جلسہ کے بارہ میں ایک تیار کردہ جھلکیوں پر مشتمل ویڈیو دکھائی جس میں احباب جماعت نے عرصہ دراز کے بعد حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دیدار پر اپنے جذبات اور احساسات کا اظہار کیا ہوا تھا۔ ہمارے شعبہ کی میٹنگ کے دوران کسی نے اس بات کا اظہار کیا کہ ہم نے عوام کے تقریباً سب لوگوں سے ان کے جذبات کے بارہ میں دریافت کرنے کی کوشش کی ہے لیکن کیا آپ نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پوچھا ہے کہ حضور انور نے جلسہ کے دوران کیا محسوس کیا؟ حال ہی میں خاکسار کو حضور انور سے جلسہ سالانہ، اسلام آباد اور حالیہ وبا کے متعلق گفتگو کی توفیق ملی۔ اس ضمن میں خاکسار کی جانب سے پوچھے جانے والے سوالات اور حضورِ انور کے عطافرمودہ جوابات ذیل میں پیش ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاکسار کی چند ذاتی معاملات کے بارے میں جو رہنمائی فرمائی وہ بھی استفادہ عام کے لیے شامل تحریر ہیں۔

ریویو آف ریلیجنز کی جلسہ سالانہ کی جھلکیوں پر مشتمل ویڈیو دیکھنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسکراتے ہوئے فرمایا: اچھا، پھر تم نے اس ویڈیو کی ابتدا امیر (بائیر اُموِچ۔بوسنین، کارکن ایم ٹی اے) سے کی ہے۔

عامر سفیر: جی حضور۔ جلسہ سالانہ کے کامیاب انعقاد پر حضور انور کو مبارک ہو۔ حضور ہم نے جس کا بھی انٹرویو لیا سب بلااستثناء حضورِ انور کے عرصہ دراز کے بعد دیدار کی وجہ سے جذباتی کیفیت میں مبتلا تھے۔ اتنے لمبے عرصہ کے بعد جلسہ کے موقع پر اتنی بڑی تعداد میں احمدیوں کو دیکھ کر حضور کے کیا جذبات تھے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز: مجھے لوگوں کو دیکھ کر اور مل کر خوشی ہوئی اور میں امید کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ایسے مواقع پیدا کرتا رہے گا۔ کچھ احمدیوں کو میں نے ایک لمبے عرصہ بعد دیکھا۔ عام حالات میں وبا سے پہلے اتنے ہی یا اس سے بھی زیادہ احمدی نماز جمعہ کے لیے آیا کرتے تھے۔ میں نے لوگوں کو عرصہ دراز بعد نمازوں کی ادائیگی کے لیے آئے ہوئے دیکھا۔

عامر سفیر: اس موقع پر حضور انور کے کیا جذبات تھے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز: میں نے الحمد للہ کہا۔ مجھے تو بہت خوشی تھی کہ لوگ آئے ہوئے تھے اور جمع تھے۔ تاہم میں ایسا نہیں کہ جذباتی ہو جاؤں یا اپنے جذبات کا کھلا اظہار کروں۔ لیکن میں خوش تھا اور اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بھی تھا۔

عامر سفیر: حضور نے جلسہ سے پہلے اور جلسہ کے دوران کیا کیا دعائیں کیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز: میں نے بس یہی دعا کی کہ جلسہ خیریت سے ہو جائے اور اللہ تعالیٰ سب کو اپنے حفظ وامان میں رکھے۔

عامر سفیر: حضور کو جلسہ کے کامیاب انعقاد پر اتنا اعتماد کیسے رہا جبکہ جلسہ کا اہتمام حالات کے پیش نظر مشکل نظر آرہا تھا۔ اس کے باوجود حضور کیسے پُرعزم رہے کہ جلسہ ہوگا اور کامیاب ہوگا؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز: ہمیں ہمیشہ اللہ پر توکل کرنا چاہیے اور یہی میں نے کیا۔ میری بس نیت تھی باقی میں نے اللہ پر چھوڑ دیا۔ میں نے کب اپنے آپ پر یا اپنی کوششوں پر بھروسا کیا ہے؟ میں کبھی ایسا نہیں کرتا، لیکن ہمیشہ اللہ پر ہی توکّل کیا کرتا ہوں۔ یہ اعتماد خالصتاً اللہ پر توکل کی وجہ سے ہے کہ وہ چیزوں کو ممکن بنائے گا۔ اگر اللہ کا اذن ہو تو پھر مجھے فکر کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ اللہ اس کام کو کر دکھائے گا۔

عامر سفیر: حضور انور نے معائنہ کے دوران چند جگہوں کا دورہ کیا جیسے لنگرخانہ، روٹی پلانٹ، ایم ٹی اے وغیرہ۔ مجھے اس کی کوریج کرنے کا اعزاز نصیب ہوا اور میں ساتھ ساتھ تھا۔ میں نے کئی مواقع پر دیکھا کہ خود حضورِ انور نے کچھ لوگوں کو فرمایا کہ 'اپنا منہ اور ناک مکمل طور پر ڈھانپیں!' کیونکہ انہوں نے اپنا ماسک ٹھیک سے نہیں پہنا ہوا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز: کہا جاتا ہے کہ انفیکشن اکثر ناک سے سانس لیتے وقت جسم میں داخل ہوتا ہے اور منہ سے سانس نکالتے وقت لوگوں میں منتقل ہوتا ہے۔ جب کوئی سانس لیتا ہے تو ممکن ہے کہ ناک کے ذریعہ انفیکشن ہو اور اپنے منہ سے اسے پھیلا رہا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ میں خاص طور پر لوگوں کو یاد دلا رہا تھا کہ وہ اپنے منہ اور ناک کو مکمل طور پر ڈھانپیں۔

انڈونیشیا کے ایک بچے نے مجھ سے پوچھا کہ ''حضور ماسک کیوں نہیں پہنتے!''۔ میں بہت سے دیگر طریقوں سے بہت احتیاط برتتا ہوں، بہت سی اضافی احتیاطی تدابیر اختیار کرتا ہوں اور اسی وجہ سے میں ماسک نہیں پہنتا۔ اور بعض اوقات لوگوں کو ماسک نہ پہننے کی چھوٹ بھی دی جاتی ہے۔ بہرحال میں اب بھی تمام احتیاطی تدابیر پر سختی سے کاربند ہوں۔

عامر سفیر: جلسہ کے پہلے روز حضورِ انور نے خطبہ جمعہ میں دعا کے لیے کہا کہ موسم ہمارے حق میں بدل جائے۔۔۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز: نہیں، میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ ''موسم ہمارے حق میں بدل جائے''میں نے یہ کہا تھا ''دعا کریں کہ ہم موسم کے ہر منفی اثر سے محفوظ رہیں۔'' (حضورِ انور کے اصل الفاظ یہ تھے ''موسم ہمارے کسی پروگرام میں روک نہ بنے بلکہ اللہ تعالیٰ اسے ہمارے حق میں کر دے'')۔ کچھ سال پہلے میں نے کہا تھا ''دعا کریں کہ موسم ہمارے لیے سازگار ہو جائے۔'' تاہم میں نے اس بار یہ نہیں کہا۔ میں نے یہ کہا تھا (اور یہ مراد تھی کہ) ''دعا کریں کہ ہم موسم کے منفی اثر سے محفوظ رہیں۔'' ایک بار پھر غور سے سنو کیونکہ مجھے یقین ہے کہ میں نے یہی کہا ہے۔۔۔

(نوٹ: اس موقع پر حضورِ انور کی جانب سے خطبہ جمعہ کے ترجمہ میں خاکسار کی ایک غلطی کی تصحیح کرنا مقصود ہے۔ خاکسار نے یہ ترجمہ کیا تھا کہ ”Pray that the weather turns in our favour“ جس کا مطلب یہ بنتا تھا کہ دعا کریں کہ اللہ موسم کو ہمارے حق میں بدل دے۔ جبکہ حضورِ انور کے الفاظ اس سے مختلف تھے۔)

عامر سفیر: حضور! اب جب میں نے دوبارہ غور کیا ہے تو مجھے یہی یاد پڑتا ہے کہ حضور نے یہی فرمایا تھا، مجھے غلطی لگی ہے!

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز: اور یہی ہوا ہے۔ تم نے خود دیکھا ہے کہ ہم جلسہ کے دوران ہر قسم کے منفی اثر سے محفوظ رہے اور جلسہ جاری رہا اور کامیاب منعقد ہوا۔

عامر سفیر: کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ بارش اور ہوا نے جلسہ میں وائرس کے پھیلاؤ کو کنٹرول میں رکھا اور یہ ہمارے حق میں ممد ثابت ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز: ہاں، کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ وائرس کا زور موسم کی وجہ سے بھی ٹوٹ گیا تھا۔ موسم کا اس سے کوئی تعلق ہے یا نہیں، یہ تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

عامر سفیر: کچھ لوگوں کو یہ سن کر حیرت ہوئی جب حضور نے فرمایا کہ اگر جلسہ کی انتظامیہ نے اپنی ذمہ داری کو پوری طرح نہیں نبھایا اور جلسہ کو صحیح طریقے سے منعقد کرنے کے لیے پوری توجہ سے کام نہ لیا تو حضور ان کو تبدیل کر دیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز: ہاں، میں نے کہا تھا کہ اگر وہ صحیح طرح سے کام نہیں کریں گے تو میں انتظامیہ کو تبدیل کر دوں گا اور میں نے ان سے کہا کہ میرے پاس بہت سے لوگ ہیں جو ان کی جگہ لے سکتے ہیں اور خدمت کا حق بھی ادا کر سکتے ہیں۔

عامر سفیر: حضور! حدیقۃ المہدی کی جگہ کے مستقبل کے بارہ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ مستقبل میں ایسے موسمی حالات کا سامنا کس طرح ہو سکے گا؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز: میں حال ہی میں جلسہ کی انتظامیہ کو اس بارہ میں تفصیلی ہدایات دے چکا ہوں کہ وہ ان معاملات پر کام کریں۔ ان شاء اللہ مستقبل میں یہ حل ہو جائیں گے۔

عامر سفیر: حضور! جلسہ کے آخری روز حضور انور کے اختتامی خطاب کے بعد میں منیر عودہ صاحب کے ساتھ جلسہ گاہ کے باہر کھڑا تھا جہاں حضور انور کی گاڑی کھڑی تھی۔ ہم تقریباً 6 سے 7 میٹر کے فاصلے پر کھڑے تھے جب حضور انور نے منیر عودہ صاحب کو اپنے پاس بلایا۔ قافلے کا راستہ بھی تبدیل کر دیا گیا تھا اور اب قافلہ جلسہ سائٹ کے درمیان سے گزر رہا تھا۔ جب حضور گاڑی میں تشریف فرما ہوئے تو میں چند مربیان کے ساتھ کھڑا تھا اور ہم نے حضور انور کو ہاتھ ہلاتے ہوئے سلام کیا جس پر حضور انور نے ازراہِ شفقت گاڑی کی کھڑکی کا شیشہ نیچے کر کے ہماری طرف ہاتھ ہلا کر ازراہِ شفقت سلام کا جواب دیا۔ اس کے بعد میں جس قدر گاڑی کے ساتھ جا سکتا تھا چلتا رہا اور میں نے دیکھا کہ حضور انور نے راستے میں کھڑکی کا شیشہ نیچے ہی رہنے دیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز: میں نے سوچا کہ لوگ چونکہ لمبے عرصہ کے بعد آئے ہیں، تو ان کے لیے میں نے کھڑکی کا شیشہ نیچے کر دیا اور ان کی طرف ہاتھ ہلایا۔ یہ صرف اس موقع پر ہی نہیں ہوا بلکہ اس سے ایک دن پہلے شام کو بھی میں نے لوگوں کے لیے کھڑکی کا شیشہ کھول دیا تھا۔ پھر لجنہ کی طرف بھی میں نے کھڑکی کا شیشہ نیچے کر دیا تھا تا وہ بھی مجھے دیکھ سکیں اور میں ان کی طرف ہاتھ ہلاؤں۔ میں نے اسی طرح مردوں کی طرف بھی کئی مرتبہ ایسا کیا، کبھی دائیں طرف کی کھڑکی کا شیشہ نیچے کر دیا اور کبھی بائیں جانب والا۔

عامر سفیر: پیارے حضور! آپ نے ایک خطاب میں فرمایا کہ ایک دفعہ حضور کو کسی جلسہ کے موقع پر اپنے چہرہ سے مٹی یا کیچڑ صاف کرنا پڑا تھا۔ کیا حضور انور وہ واقعہ بیان فرما سکتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز: یہ 1988ء کی بات ہے جبکہ میں مہتمم مجالس بیرون تھا اور تمام دنیا میں صرف ایک صدر خدام الاحمدیہ ہوا کرتے تھے، اور ہر ملک میں نیشنل قائد ہوتا تھا۔ میں اس وقت جلسہ پر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے نمائندہ کے طور پر آیا تھا جب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے سپرد دنیا بھر کے خدام کی دیکھ بھال کا کام تھا۔

عامر سفیر: لجنہ سے حضور انور کا خطاب بہت ہی انقلاب انگیز تھا۔ حضور انور سے اس خطاب کے بارے میں کچھ خیالات کا اظہار کرنے کی درخواست ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز: میں نے کئی قسم کے حقوق کا احاطہ کرنے کی کوشش کی تھی جیسے خلع کا حق وغیرہ۔ کچھ ایسی خواتین تھیں جنہوں نے خطاب ٹھیک طرح نہیں سنا وہ کہتی ہیں کہ مجھے مردوں سے بھی ان کے حقوق و فرائض کے بارے میں اسی طرح خطاب کرنا چاہئے تھا جس طرح عورتوں سے کیا ہے۔ لیکن اگر انہوں نے غور سے سنا ہوتا تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ میں نے کہا تھا کہ اگر آپ اپنی اصلاح کر لیں اور اپنی حالتوں کو بہتر بنا لیں تو اللہ تعالیٰ ایسی عورتوں کو اجر دے گا جو اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو ادا کرتی ہیں اور ایسی عورتیں پھر اس بات کی زیادہ مستحق ہیں کہ مرد ان کے حقوق ادا کریں۔

عامر سفیر: حضورِ انور نے اختتامی خطاب میں ذکر فرمایا کہ حضور نے کچھ حقوق منتخب کیے ہیں جنہیں اسلام نے قائم کیا ہے۔ حضور نے یہ بھی فرمایا تھا کہ حقوق کی ایک لمبی فہرست ہے جو ابھی بیان نہیں ہوسکی۔ حضور انور نے اختتامی خطاب کے لیے ان حقوق کا انتخاب کیسے فرمایا؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز: ماضی میں کچھ بڑے اور بنیادی حقوق میری نظروں سے گزرے جن میں سے انیس کو میں نے مختلف اوقات میں بیان کرنے کے لیے منتخب کیا۔ میں اس سے قبل کچھ کا ذکر کر چکا ہوں۔ پھر اس جلسہ میں مَیں نے کئی حقوق کا ذکر کیا اور آئندہ مستقبل میں بھی میں ان حقوق کا ذکر کرتا رہوں گا۔ پھر ہر حق کی فی ذاتہٖ مختلف حقوق و فرائض پر مشتمل شاخیں ہیں۔ حقوق کا جو آپس میں ربط ہے اس کو بھی میں نے بیان کیا ہے۔ مثال کے طور پر مَیں نے خطاب میں دوستوں کے حقوق کو مریضوں کے حقوق اور مریضوں کے حقوق کو دوستوں کے حقوق کے ساتھ جوڑ کر بیان کیا۔

عامر سفیر: حضور اب جبکہ یہ جلسہ منعقد ہوا ہے کیا حضور کو لگتا ہے کہ اس سے مستقبل کے پروگرامز کے لیے راستے کھلیں گے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز: اگر یہ جلسہ منعقد نہ ہوتا اور میں نے اِس کے انعقاد کی تاکید نہ کی ہوتی تو یقیناً دوسروں کے لیے ابھی بھی راستہ نہیں کھلنا تھا۔ اب اس جلسہ کے انعقاد کی وجہ سے لجنہ اماء اللہ، انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ اپنے اپنے اجتماعات منعقد کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس طرح راستے کھل رہے ہیں۔

عامر سفیر: حضور میں نے یہ نوٹ کیا ہے کہ جن اجلاسات میں حضور انور بنفس نفیس شامل تھے ان میں نظم پڑھنے والے عموماً نوجوان تھے بنسبت ان اجلاسات کے جن میں حضور انور موجود نہیں تھے وہ احباب عموماً بڑی عمر کے تھے اور پرانے نظمیں پڑھنے والے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز: اس بار میں نے نوجوانوں کو ان اجلاسات کے لیے منتخب کیا جن میں مَیں موجود تھا۔ میں نے انہیں یہ بھی کہا تھا کہ ایک ہی مصرع کو ایک سے زیادہ مرتبہ نہ دہرانا۔ کچھ ایسے بھی ہیں جنہیں یہ طریقہ کار پسند نہیں آیا۔ لیکن اس کے باوجود مردوں اور عورتوں کی طرف میں نے پرانے نظم پڑھنے والوں کی جگہ نوجوانوں کو لیا تھا۔

عامر سفیر: حضور اِس مرتبہ منیر عودہ صاحب کو بھی کافی لمبا عرصہ بعد قصیدہ پڑھنے کا موقع ملا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز: ہاں۔ اس نے قصیدہ پڑھنے کے بعد کیا محسوس کیا اور اس کے کیا جذبات تھے؟

عامر سفیر: حضور! انہوں نے بتایا کہ انہیں ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ گویا ان کا دل پھٹنے لگا ہے اور وہ حضور انور کی موجودگی میں بہت گھبرائے ہوئے تھے۔ منیر عودہ صاحب نے بتایا کہ جب وہ سٹیج پر تھے تو ان کے لیے ان جذبات کا بیان بھی ناممکن ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز: منیر عودہ نے بہت اچھا قصیدہ پڑھا تھا۔

عامر سفیر: حضور! عرصہ دراز بعد مولانا فیروز عالم صاحب کی اذان سن کر بہت سے لوگ جذباتی ہو گئے تھے۔ ان کو بالکل ایسا محسوس ہونے لگا کہ حالات معمول کی طرف جا رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز: تم نے گزشتہ جمعہ پر نہیں دیکھا؟ میں نے فیروز عالم صاحب کو مسجد مبارک میں اذان دینے کے لیے کہا تھا۔ میں نے اس لیے انہیں اذان دینے دی کیونکہ بہت سے لوگوں نے مجھے لکھا تھا کہ ان کی اذان سن کر وہ بہت جذباتی ہو گئے تھے۔ اس لیے میں نے انہیں دوبارہ اذان دینے دی تا لوگ ایک دفعہ پھر خوش ہو جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز: میری نواسی (یسریٰ ڈاہری) نے بھی نظم کی شکل میں جلسہ کے بارے میں اپنے جذبات لکھے ہیں۔

عامر سفیر: حضور اگر اجازت ہو تو ہم اس نظم کو شائع کرنا چاہیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز: (چونکہ نظم لجنہ Blog پر پہلے ہی شائع ہو چکی ہے) لہٰذا لجنہ کے پاس اس کا copyright ہے۔ صدر لجنہ سے پوچھ لو اگر وہ اجازت دے دیں تو شائع کر لو۔

عامر سفیر: حضور! اب جبکہ احباب جماعت نے جلسہ پر حضور انور کے دیدار کی توفیق حاصل کی ہے۔ مستقبل میں وہ حضور انور کا دیدار کس طرح کر پائیں گے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز: اب دوبارہ ورچوئل ملاقاتیں شروع ہو رہی ہیں۔ ابھی گزشتہ ہفتہ اور اتوار کو ہی دو ورچوئل ملاقاتیں ہوئی ہیں بشمول ڈنمارک کے خدام کے۔ تو اب ”This Week With Huzur“ دوبارہ سے شروع ہو جائے گا۔ لوگ بڑی بے تابی سے پروگرام کا انتظار کرتے ہیں۔ تو اب یہ دوبارہ شروع ہو گا تو اس کے ذریعہ سے لوگ مجھے دیکھ سکیں گے اور رابطہ بھی قائم رکھ سکیں گے۔ اس کے ساتھ ہم نے خدا کا بھی شکر ادا کیا ہے اور میں نے بھی تمام کارکنان کا اپنے خطبہ میں شکریہ ادا کیا ہے اور اب ہم اگلی تقریب کی جانب بڑھیں گے۔

عامر سفیر: پیارے حضور یہ ہم سب کے لیے ایک سبق ہے۔ ہم اکثر جذباتی ہو جاتے ہیں اور ایک ہی جگہ ٹھہر جاتے ہیں جبکہ حضور انور ہمیں ہمیشہ اس بات کی تلقین کرتے ہیں کہ ہمیں آگے قدم بڑھانا چاہیے اور ایک ہی جگہ نہیں ٹھہر جانا چاہیے۔

عامر سفیر: میں حضورِ انور کا دل کی گہرائیوں سے مشکور ہوں اور جزاکم اللہ احسن الجزاء کہنا چاہتا ہوں کہ ایک خطاب کے دوران جب حضور انور نے ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے تمام مترجمین کے لئے ایک طبی اصطلاح کی انگریزی میں وضاحت فرمائی کہ وہ مرض گاؤٹ یا شیاٹیکا کہلاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز: میں نے پہلے گاؤٹ کہا تھا پھر شیاٹیکا کہا۔ میرے خیال میں اسے شیاٹیکا ہی کہتے ہیں یعنی لنگڑی کا درد یا عِرق النساء ہے۔

عامر سفیر: حضور خاکسار یہاں اپنے جذبات کو بیان کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس مرتبہ جلسہ پر مجھے حضورِ انور کے خطابات کا معمول سے زیادہ ترجمہ کرنا پڑا کیونکہ مکرم امام صاحب کے پاس بطور افسر جلسہ گاہ اضافی ذمہ داریاں تھیں۔ حضور میں امید کرتا ہوں کہ میں نے حضور انور کو مایوس نہیں کیا ہو گا لیکن میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ جب لوگ مجھ سے دریافت کرتے ہیں کہ میں ترجمہ کیسے کر پاتا ہوں تو میں انہیں اتنا کہتا ہوں کہ یہ صرف حضورِ انور کی ٹریننگ تھی جس نے مجھے کسی چیز کے قابل بنایا اور حضور انور نے مجھے الفاظ سکھائے اور میری تربیت کی جبکہ میں اردو بالکل نہیں جانتا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز: جب لوگ تم سے پوچھیں کہ کس طرح ترجمہ کرتے ہو، تو انہیں کہا کرو جس طرح وکیل اعلیٰ نے تمہیں ”یاد کیا“ اسی طرح ہم نے ایک دوسرے کو ”یاد کیا“ اور اس طرح تم نے اردو سیکھ لی۔

(نوٹ: اس موقع پر حضورِ انور نے از راہِ تفنّن خاکسار کے ساتھ پیش آمدہ ایک واقعہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ خاکسار جب محترم چوہدری حمید اللہ صاحب (مرحوم) وکیل اعلیٰ تحریکِ جدید کے زیرِ نگرانی اردو سیکھنے کے لیے پاکستان گیا تو ایک شام پیغام ملا کہ ”محترم وکیل اعلیٰ صاحب یاد فرما رہے ہیں۔“ خاکسار چونکہ اس محاورے کو نہ سمجھتا تھا کہ اس کا مطلب ”وکیل اعلیٰ صاحب بلا رہے ہیں“ ہے اس لیے ”جَزَاکَ اللّٰہ“ کہا اور کمرے میں ہی رہا۔ چند منٹ بعد وہی کارندہ یہی پیغام لے کر آیا۔ خاکسار نے پھر جَزَاکَ اللّٰہ کہا اور کمرے میں بیٹھا رہا۔ یہی پیغام جب تیسری مرتبہ خاکسار کو ملا تو خاکسار کو بڑی خوشی ہوئی کہ وکیل اعلیٰ صاحب مجھ سے کتنی شفقت کا سلوک رکھتے ہیں کہ مجھے اس قدر یاد کر رہے ہیں۔ جب چوتھی دفعہ وہ دوست یہ پیغام لے کر آئے تو انہوں نے وضاحت کی کہ ”وکیل اعلیٰ صاحب آپ کو دفتر میں بلا رہے ہیں“۔ اس پر خاکسار وکیل اعلیٰ صاحب کے پاس حاضر ہو گیا۔ حضورِ انور اس لطیفے سے بہت محظوظ ہوئے۔ اس جگہ بھی حضورِ انور کی مراد یہ ہے کہ اردو تراجم کے لیے خاکسار کی محترم وکیل اعلیٰ صاحب اور پھر سب سے بڑھ کر از راہِ شفقت حضورِ انور نے تربیت کی ہے اور اللہ کے فضل سے یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے)

تم عام طور پر مجھے انگریزی میں لکھتے ہو اور میں تمہیں اردو میں جواب دیتا ہوں۔ اس سے میری انگریزی بہتر ہوتی ہے لیکن میں تمہیں اردو میں جواب دیتا رہوں گا تا کہ تمہاری اردو اچھی ہو۔ عام طور پر جب تم مجھے میری تقریروں کا ترجمہ فائل کر بھیجتے ہو تو میں اس کے مختلف حصوں کو چیک کرتا ہوں نہ کہ لفظ بلفظ کیونکہ سارا کچھ چیک کرنا ممکن نہیں۔ اسے اردو میں جستہ جستہ مطالعہ کرنا کہتے ہیں یعنی کہیں کہیں سے پڑھنا۔ میں اس کے کچھ حصوں کو چیک کرتا ہوں اور باقی چھوڑ دیتا ہوں اور اس پر بھروسہ کرتا ہوں کہ تم نے ترجمہ صحیح کیا ہو گا۔ کیا تم نے عابد کے تراجم دیکھے ہیں؟

عامر سفیر: جی حضور میں نے انہیں پڑھا ہے اور اکثر جب میں ان کے تراجم کو دیکھتا ہوں جو انہوں نے پریس ریلیز کے لیے کئے ہوتے ہیں جن میں حضور انور کے اردو خطابات میں سے اقتباسات کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہوتا ہے جو بہت معیاری ہوتا ہے۔ مجھے ایسا لگتا ہے کہ گویا میرے ترجمے سے کہیں عمدہ ترجمہ ہے!

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز: عابد نے رواں ترجمہ کرنا بھی

سیکھ لیا ہے جب میں اسے لکھواتا ہوں۔ وہ اچھا ترجمہ کر لیتا ہے۔

عامر سفیر: حضور میں نے بھی اس کا ذاتی طور پہ مشاہدہ کیا ہے جبکہ شروع میں حضورِ انور نے مجھے بہت سے ایسے مبارک مواقع عطا فرمائے کہ میں عابد کے ہمراہ حضور انور کے ساتھ ملاقات کے لیے آتا تھا اور میں نے خود دیکھا ہے کہ حضورِ انور نے عابد کی کس طرح تربیت فرمائی ہے۔

عامر سفیر: حضور کے نزدیک یہ عالمی وبا کب ختم ہو گی اور حالات کب معمول کی طرف لوٹیں گے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز: مجھے نہیں معلوم تاہم بعض سائنسدانوں کے نزدیک یہ وباء 2022ء تک جاری رہے گی۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔ ہماری تو یہی دعا ہے کہ یہ جلد ختم ہو جائے۔

عامر سفیر: ہم نے حضور انور کی باریک بینی کو دیکھا ہے اور اس بات کا بھی مشاہدہ کیا ہے کہ حضورِ انور نے جماعت کے مختلف شعبہ جات میں بہت سے لوگوں کی اس طرح تربیت فرمائی ہے۔ حضور انور نے خاص طور پر نوجوانوں کے ساتھ گزشتہ پندرہ سالوں میں اتنا وقت گزارا ہے۔ حضور انور نے ان کی تربیت کی، انہیں غلطیاں کرنے دیں، انہیں اپنے اندر بہتری پیدا کرنے کے مواقع فراہم کیے، ان کی راہنمائی فرمائی اور قدم قدم پہ ان کے لیے دعائیں کی۔ میں نے تو اس بات کا ذاتی طور پہ تجربہ کیا ہے کہ حضور انور نے میری اور بہت سے دیگر افراد کی بھی راہنمائی فرمائی۔ حضور انور نے بہت سے نوجوان مربیان کی ٹریننگ کی جو اَب ذمہ داری والے عہدوں پر فائز ہیں۔ لیکن حضورِ انور کبھی بھی اپنے لیے تعریف قبول نہیں کرتے اور کسی بھی مقصد یا کامیابی کے حصول پر دوسروں کی ہی تعریف فرماتے ہیں!

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز: میں نے کیا کِیا ہے؟ میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے کام ہیں! آجکل میں باقاعدگی سے جامعہ کی شاہد کلاس کے ساتھ مسجد میں بیٹھتا ہوں اور ان کی ذاتی طور پر تربیت کر رہا ہوں۔ انہوں نے میرے ساتھ اپنا کورس مکمل کر لیا ہے اور اب میں اگلی کلاس کو پڑھاؤں گا۔

عامر سفیر: حضورِ انور نے اس جامعہ کلاس کو ہر ہفتے وقت دے کر کیا مشاہدہ فرمایا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز: مجھے اندازہ ہوا ہے کہ جامعہ میں انہیں کتنی تعلیم مہیا کی جارہی ہے۔

عامر سفیر: حضور انور کی اجازت کے ساتھ میں اسلام آباد کے بارہ میں بات کرنا چاہوں گا۔ بہت سے لوگوں نے ایم ٹی اے نیوز پر پیارے آقا کو بچوں کے پارک کا افتتاح کرتے ہوئے دیکھا۔ حضورِ انور، ساتھ ہی لوگوں میں یہ جستجو پیدا ہوئی کہ آیا جب وہ اسلام آباد آئیں تو اپنے بچوں کو اس پارک میں لا سکتے ہیں یا نہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز: اگر مقامی رہائشی انہیں استعمال کرنے کی اجازت دے دیتے دیں تو وہ استعمال کر سکتے ہیں۔

عامر سفیر: حضورِ انور کے نزدیک کیا عنقریب شام کے وقت فیملی اور انفرادی ملاقاتوں کا سلسلہ دوبارہ ممکن ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز: ابھی بھی بعض اوقات یوں ہوا ہے کہ باہر سے لوگ جن کو ویکسین کے دونوں ٹیکے لگ چکے ہیں مجھ سے یہاں ملاقات کرنے آئے ہیں۔ کچھ لوگوں نے مجھ سے ذاتی طور پر ملاقات کی ہے۔ گو ابھی ملاقاتوں کا سلسلہ باقاعدہ طور پر شروع نہیں ہوا تاہم اگر کسی نے مجھ سے اجازت مانگی ہے تو میں بعض اوقات لوگوں کو اجازت دے بھی دیتا ہوں کہ مجھ سے آ کر ملاقات کر لیں اور وہ آئے بھی ہیں۔

عامر سفیر: حضور میں نے اسلام آباد آ کر ایک نئی چیز نوٹ کی ہے کہ یہاں سڑکوں کو نام دیے گئے ہیں مثلاً تاج دین روڈ، مجیدہ روڈ، حلمی الشافعی روڈ، مصطفیٰ ثابت روڈ، رضاء سٹریٹ، محمود ایوینیو اور صدر ایوینیو وغیرہ۔ حضور ان ناموں کا انتخاب کیسے کیا گیا تھا؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز: یہ تمام وہ افراد ہیں جو اسلام آباد میں ایک لمبا عرصہ قبل رہا کرتے تھے یا جن کی اسلام آباد کے لیے بہت خدمات ہیں۔ ان لوگوں کی ایک فہرست تیار کی گئی تھی جو ایک خاص معیار پر پورا اترتے تھے۔ پھر میں نے خود نام چنے، تب یہ نام یادگار کے طور پر طے پائے۔ میں نے مختلف لوگوں کا انتخاب کیا جن میں کچھ عرب اور چند دوسرے احباب بھی شامل ہیں۔

عامر سفیر: حضور، میں نے کچھ دیگر تبدیلیوں کے بارہ میں سنا ہے جو عنقریب واقع ہوں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز: مجلس خدام الاحمدیہ ایک چھوٹی سی ٹک شاپ بنا رہی ہے۔ یہ شروع میں ہی کونے پر جو عمارت موجود ہے اس میں ہو گی جہاں پر صرف کچھ ہلکی پھلکی کھانے پینے کی اشیاء وغیرہ مہیا ہوں گی۔ بس یہی ہے۔ کسی وقت ایک بُک شاپ بھی کھل جائے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز: تمہاری بیگم کا کیا حال ہے؟ اس کا حال ہی میں حمل ضائع ہو گیا تھا۔ کیا وہ اس صدمہ سے باہر آ گئی ہے؟

عامر سفیر: حضور انور کی دعاؤں سے اب اس کی طبیعت بہت بہتر ہے، الحمد للہ۔ گو اسے ابھی کچھ تکلیف تو ہے لیکن صورتحال پہلے سے بہتر ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز: اسے صندلین دو۔ یہ ایک دیسی نسخہ ہے۔ اسے یہ مستقل دو۔ اسی طرح حمل کے دوران لگاتار Caulophyllum x200 دو۔ اللہ تعالیٰ اسے شفا عطا کرے۔

عامر سفیر: حضور انور کی اجازت سے ایک ہلکا پھلکا واقعہ بتانا چاہتا ہوں۔ میرے سات سالہ بیٹے نے 20 پینس کے ایک سکے کو نگل لیا تھا۔ ڈاکٹرز کا کہنا ہے کہ وہ از خود ہی نکل جائے گا۔ اگر چند دن تک نہ نکلا تو ممکن ہے کہ انہیں اینڈوسکوپی یا کسی قسم کا آپریشن کرنا پڑے۔ حضورِ انور سے دعا کی درخواست ہے۔ حیرانی کی بات یہ ہے کہ وہ سات سال کی عمر میں اس بات پر مصر تھا کہ میں حضورِ انور کی خدمت میں خط لکھوں یہاں تک کہ جب ہم ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ پہنچے تو وہ یہی کہتا جا رہا تھا ''کیا آپ نے حضور انور کی خدمت میں دعا کے لیے لکھ دیا ہے؟''

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز: جب میں چھوٹا بچہ تھا تو میں نے ایک انگور کی شکل جیسا لوہے کا گول ٹکڑا منہ میں ڈالا اور اسے نگل لیا۔ شکر ہے کہ سانس بند نہیں ہوا اور نہ ہی وہ میرے گلے میں پھنسا بلکہ سیدھا میرے معدے میں چلا گیا۔ والد صاحب نے ہر ممکنہ کوشش کی کہ وہ کسی طرح نکل آئے۔ مجھے الٹا سیدھا کیا۔ قے کرنے کو کہا تاہم یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ آیا وہ نکلا بھی ہے کہ نہیں۔ اب اس واقعہ کو 60 سال یا شائد 65 سال گزر چکے ہیں۔ یہ ربوہ میں میرے بچپن کی بات ہے۔ امید ہے کہ وہ چھوٹا سا ٹکڑا اب وہاں موجود نہیں ہو گا۔

آج کی دعا
اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے حصول کی پیاری دعا

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآاِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ عَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔ مَاشَآءَ اللّٰہُ كَانَ وَمَالَمْ یَشَأْ لَمْ یَكُنْ۔ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ وَاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّكُلِّ دَآبَّۃٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَآ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔

ترجمہ: اے میرے اللہ! تو ہی میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ مَیں تجھ پر ہی توکل کرتا ہوں اور تو ہی عرش عظیم کا رب ہے۔ اور جو تو نے چاہا ہو گیا اور جو نہ چاہا وہ واقعہ نہ ہوا۔ اعلیٰ اور عظمت والے اللہ کے سوا کسی کو کوئی طاقت حاصل نہیں۔ اور مَیں جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اس کا علم ہر چیز پر حاوی ہے۔ اے اللہ مَیں اپنے نفس کے شر اور ہر اس جاندار کے شر سے جو تیرے قبضۂ قدرت میں ہے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ یقیناً میرا رب سیدھے راستہ پر ہے۔

یہ سید و مولیٰ، مقدس الانبیاء، خیر الوریٰ، پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کی اللہ تعالیٰ پر توکل اور اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے حصول کی پیاری دعا ہے۔

ہمارے پیارے آقا سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس دعا کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

ایک روایت پیش کرتا ہوں جس میں اللہ تعالیٰ پر توکل اور دعا کی قبولیت پر یقین کا پتہ چلتا ہے۔ اور دعا ہمیں بھی کرنی چاہئے۔

حضرت طلق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابودرداء کے پاس آیا اور کہا کہ آپ کا گھر جل گیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ میرا گھر نہیں جلا۔ پھر دوسرا شخص آیا اور اس نے کہا کہ آپ کا گھر جل گیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ میرا گھر نہیں جلا۔ پھر تیسرا شخص آیا اور کہا کہ اے ابودرداءؓ! آگ لگی تھی اور جب آپ کے گھر کے قریب پہنچی تو بجھ گئی۔ آپؓ نے فرمایا کہ مجھے معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کرے گا۔ حاضرین مجلس نے حضرت ابودرداء سے کہا کہ آپؓ کی دونوں باتیں عجیب ہیں۔ پہلے (یہ کہنا) کہ میرا گھر نہیں جلا اور پھر یہ کہنا کہ مجھے علم تھا کہ اللہ ایسا نہیں کرے گا۔ آپؓ نے فرمایا کہ یہ مَیں نے ان کلمات کی وجہ سے کہا تھا جو مَیں نے آنحضور ﷺ سے سنے تھے۔ آپؐ نے فرمایا تھا کہ جس نے یہ کلمات صبح کے وقت کہے اسے شام تک کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی اور جس نے شام کے وقت یہ کلمات کہے اسے صبح تک کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی اور وہ کلمات یہ ہیں (مندرجہ بالا دعا) (خطبہ جمعہ 15/ اگست 2003ء، خطباتِ مسرور جلد 1 صفحہ: 247-248)

مرسلہ: مریم رحمٰن

درثمین احمد آصف۔ جرمنی

عائلی زندگی اور خواتین مبارکہ کے اعلیٰ نمونے

(قسط دوئم و آخر)

سادہ محبت کرنے والے گھرانے میں آپ کے شوہر محترم سیدنا محمود بھی آپکا بہت خیال رکھتے تھے لیکن ایک رات جب آپ اپنے کاموں کی وجہ سے کچھ دیر سے آئے تو دیکھا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے پاؤں دباتے دباتے پلنگ کی پٹی پر سر رکھے سو گئی تھیں۔ تو حضورؑ نے اپنے بیٹے سے فرمایا ’’میاں محمود! جلدی آجایا کرو محمودہ کو اکیلے ڈر لگتا ہے‘‘۔ چنانچہ اس کے بعد آپ رات کو جلد گھر آجاتے تھے۔

(بحوالہ سیدہ محمودہ بیگم کتب لجنہ صفحہ 6 شائع کردہ یوکے 2008ء)

جب آپ کو علم ہوا کہ آپ دوسری شادی کا ارادہ رکھتے ہیں تو صرف ایک فرمائش کی کہ آپ کے ذاتی کام صرف میں ہی کیا کروں گی۔ اپنے ہاں باری کے روز حضورؓ کے لیے خود صفائی ستھرائی کا خیال رکھتیں حضورؓ کی پسند کا کھانا اہتمام سے بناتیں۔

(ماخوذ از سیدہ محمودہ بیگم کتب لجنہ صفحہ 9 شائع کردہ یوکے 2008ء)

حضرت سیدہ امۃ الحئی صاحبہؓ: حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی مزاج شناس خاتون خانہ تھیں۔ آپس کی ہم آہنگی کی نہایت خوب صورت قابل رشک الفاظ میں تعریف فرماتے ہیں:

’’رسول کریمﷺ نے فرمایا ہے۔ اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَۃٌ کہ روحیں ایک دوسرے سے وابستہ اور پیوستہ ہوتی ہیں۔ یعنی بعض کا بعض سے تعلق ہوتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ میری روح کو امۃ الحی کی روح سے ایک پیوستگی حاصل تھی... میں نے عمر بھر کوئی کامیاب شادی اور خوش کرنے والی شادی نہیں دیکھی جیسی میری یہ شادی تھی۔‘‘

(بحوالہ خطباتِ محمود جلد 3 صفحہ 204 تا 205)

حضرت سیدہ مریم النساء صاحبہ (امِ طاہر): انیس سال کی دلہن کو شوہر کی طرف سے مرحومہ بیوی کے تین بچے سنبھالنے کی ذمہ داری ملی جو آپ نے اتنی عمدگی سے ادا کی کہ دل جیت لیے۔ دل جیتنے کے فن کا ذکر حضرت مصلح موعودؓ کی تحریروں میں کئی جگہ ملتا ہے۔ محبت بھرے الفاظ دیکھیے:

’’جب مریم بیگم نے امۃ الحئی مرحومہ کے بچوں کو پالنے کا وعدہ کیا اور میں نے اس سے وعدہ کیا کہ میں اس سے بہت محبت کروں گا تو اس وقت میں نے تجھ سے دعا کی تھی کہ تو اسکی محبت میرے دل میں ڈال دے اور تو نے میری دعا سنی اور باوجود ہزاروں بدمزگیوں کے اسکی محبت میرے دل سے نہیں نکلی۔‘‘

(بحوالہ انوار العلوم جلد 17 صفحہ 369)

مزید فرماتے ہیں:

’’مریم علمی باتیں نہ کرسکتی تھیں مگر علمی باتوں کا مزا خوب لیتی تھیں جمعہ کے دن اگر کسی خاص مضمون پر خطبہ ہوتا تھا تو واپسی پر میں اس یقین کے ساتھ گھر میں گھستا تھا کہ مریم کا چہرہ چمک رہا ہوگا اور وہ جاتے ہی تعریفوں کے پُل باندھ دیں گی اور کہیں گی کہ آج بہت مزا آیا اور یہ میرا قیاس شاذ ہی غلط نکلتا۔ میں دروازے میں انہیں منتظر پاتا۔ ان کے جسم کے اندر ایک تھرتھراہٹ سی پیدا ہورہی ہوتی تھی۔ مریم ایک بہادر عورت تھیں جب کوئی نازک موقع آتا میں یقین کے ساتھ ان پر اعتبار کرسکتا تھا... ضرورت کے وقت راتوں اس میری محبوبہ نے میرے ساتھ کام کیا ہے۔ اور تھکان کی شکایت نہیں کی۔...‘‘

(بحوالہ انوار العلوم جلد 17 صفحہ 353)

حضرت مریم صدیقہ صاحبہ: حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ کا شمار ان خوش نصیب افراد میں ہوتا ہے جن کو خدا تعالیٰ نے ہر روپ میں خواہ وہ بہن کا ہو، ماں کا ہو، یا بیگمات کا ہو، یا بیٹی کا ہو، قیمتی اثاثے سے مالا مال کر رکھا تھا۔ آپ کی شادی 30؍ستمبر 1935ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے ہوئی۔ حضرت میر محمد اسماعیل صاحبؓ نے اپنی بیٹی کو رخصت کرتے ہوئے نصیحت کی:

’’مریم صدیقہ تم اندازہ نہیں کرسکتیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح پر خدمت دین کا کتنا بوجھ ہے... پس مبارک وجود کو اگر تم کبھی خوشی دے سکو اور کچھ بھی ان کی تکان اور تفکرات کو اپنی بات چیت، خدمت گزاری اور اطاعت سے ہلکا کرسکو تو سمجھ لو کہ تمہاری شادی اور تمہاری زندگی بڑی کامیاب ہے اور تمہارے نامۂ اعمال میں وہ ثواب لکھا جائے گا جو بڑے سے بڑے مجاہدین کو ملتا ہے... مریم صدیقہ تمہاری زندگی اب خلیفہ کی رضا جوئی اور خدا تعالیٰ کی محبت کے لئے ہے‘‘ (الفضل 25؍مارچ 1966ء صفحہ 3 کالم 1)

سترہ سال کی عمر میں نصیحتوں سے لدی پھندی اس دلہن کا استقبال شادی کی رات شوہر نے اس طرح کیا۔ حضرت چھوٹی آپا تحریر فرماتی ہیں:

’’مجھے یاد ہے کہ میری شادی کی پہلی رات بے شک عشق و محبت کی باتیں بھی ہوئیں مگر زیادہ تر عشق الٰہی کی باتیں تھیں۔ آپ کی باتوں کا لب لباب یہ تھا اور مجھ سے ایک طرح عہد لیا جا رہا تھا کہ میں دعاؤں اور ذکر الٰہی کی عادت ڈالوں، دین کی خدمت کروں اور حضرت خلیفۃ المسیح کی ذمہ داریوں میں ان کا ہاتھ بٹاؤں۔‘‘

(الفضل 25؍مارچ 1966ء صفحہ 2 کالم 2)

اسلامی روایات سے تربیت اولاد کے درخشاں ثبوت

پرسکون عائلی زندگی کے بعد دوسرا اہم فریضہ تربیتِ اولاد ہے جس سے خاندانوں اور قوموں کا مستقبل وابستہ ہوتا ہے کیونکہ آج کے بچوں نے ہی کل ملک و ملت اور مذہب کی ذمہ داریاں سنبھالنی ہوتی ہیں۔ حدیث شریف میں ہے:

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتﷺ نے فرمایا: ہر بچہ فطرتِ اسلامی پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بناتے ہیں۔ یعنی قریبی ماحول سے بچے کا ذہن متاثر ہوتا ہے جیسے جانور کا بچہ صحیح سالم پیدا ہوتا ہے۔ کیا تمہیں ان میں کوئی کان کٹا نظر آتا ہے؟ یعنی بعد میں لوگ اس کا کان کاٹتے ہیں اور اسے عیب دار بنا دیتے ہیں۔

(مسلم، کتاب القدر باب معنی کل مولود یولد علی الفطر)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

’’اولاد کے لئے ایسی تربیت کی کوشش کرو کہ ان میں باہم اخوت، اتحاد، جرأت، شجاعت، خودداری، شریفانہ آزادی پیدا ہو۔ ایک طرف انسان بناؤ، دوسری طرف مسلمان۔‘‘

(بحوالہ خطباتِ نور صفحہ 75 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ نظارت نشرواشاعت قادیان)

’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ابتداء سے بچہ کی تربیت کی۔ اور نہ صرف خود کی بلکہ اپنی امت کو سکھایا کہ یوں تربیت کریں۔ آپؐ جب اپنی بیوی کے پاس جاتے تو فرماتے:

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّیْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا

(بخاری، کتاب الوضوء)

یعنی الٰہی! اگر اس فعل مباشرت سے تیرے علم میں ہمیں کوئی بچہ عطا ہونے والا ہے تو ہمیں اس وقت گندے شہوانی خیالات سے بچا اور تمام بُرائیوں کے خیالات سے ہمارے دل و دماغ کو محفوظ فرما تا کہ ہمارے اس وقت کے بُرے خیال کا اثر ہونے والے بچے کے دل و دماغ پر نہ پڑے۔... علم النفس کے ماہرین کی متفقہ شہادت سے یہ امر ثابت ہے کہ بچہ کے اخلاق پر ماں باپ کے خیالات اور جذبات کا بہت اثر ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے بچوں کی تربیت میں ان تمام امور کا خیال رکھا۔

(مضمون حضرت میر محمد اسحٰقؓ بحوالہ الفضل قادیان 6 نومبر 1932ء صفحہ 11 کالم 1,2)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے ایک خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں:

’’آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چاہتے تھے کہ آپکی اولاد سادگی سے زندگی بسر کرنے والی ہو اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والی ہو... حضرت ثعبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ’’آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب کسی سفر پر جاتے تو سب سے آخر پر اپنے گھر والوں میں سے حضرت فاطمہؓ سے ملتے اور جب واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے جاتے۔ ایک مرتبہ جب آپؐ ایک غزوہ سے واپس تشریف لائے تو حضرت فاطمہ کے ہاں گئے۔ جب دروازے پر پہنچے تو دیکھا کہ دروازے پر ایک پردہ لٹکا ہوا تھا اور حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما نے چاندی کے دو کڑے پہنے ہوئے تھے۔ آپؐ کے بڑے لاڈلے نواسے تھے۔ جب آپؐ نے یہ دیکھا آپؐ گھر میں داخل نہ ہوئے۔ بلکہ واپس تشریف لے گئے۔ حضرت فاطمہؓ بھانپ گئیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ان چیزوں نے گھر میں داخل ہونے سے روکا ہے۔ اس پر حضرت فاطمہؓ نے پردہ پھاڑ دیا اور بچوں کے کڑے لے کر توڑ دیئے۔ اور اس کے بعد دونوں بچے روتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان میں سے ایک بچے کو اٹھایا اور راوی کہتے ہیں کہ مجھے ارشاد فرمایا کہ اس کے ساتھ مدینہ میں فلاں کے ہاں جاؤ اور فاطمہ کے لئے ایک ہار اور ہاتھی دانت کے بنے ہوئے دو کنگن لے آؤ اور پھر فرمایا کہ مَیں اپنے اہل خانہ کے لئے پسند نہیں کرتا کہ وہ اس دنیا میں ہی تمام آسائش اور آسانیاں حاصل کر لیں۔‘‘

(سنن ابی داؤد۔ کتاب الترجیل۔ باب فی الانتفاع بالعاج بحوالہ خطبہ جمعہ فرمودہ 19؍اگست 2005ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 9؍ستمبر 2005ء صفحہ 6 کالم 1)

حضرت صفیہؓ نے حضرت زبیرؓ کی تربیت بڑے عمدہ طریق پر کی۔ ان کی خواہش تھی کہ ان کا یہ بیٹا بڑا ہو کر ایک نڈر اور بہادر سپاہی بنے۔ چنانچہ وہ حضرت زبیرؓ سے سخت محنت اور مشقت کے کام لیتی تھیں۔

(ماخوذ از تذکار صحابیاتؓ، از طالب الہاشمی صفحہ 163، البدر پبلی کیشنز لاہور 2005ء)

نیک ماں کی نصیحت: حضرت سید عبد القادر جیلانیؒ کی پیدائش اولیاء و عارفین باللہ کے خاندان میں ہوئی۔... اس لحاظ سے آپ کی تربیت ایک پاک خاندان میں ہوئی۔ حضرت مسیح موعودؑ انکے بارے میں ملفوظات میں

تحریر فرماتے ہیں:

’’...ان کا نفس بڑا مطہّر تھا۔ ایک بار انہوں نے اپنی والدہ سے کہا کہ میرا دل دنیا سے برداشتہ ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ کوئی پیشوا تلاش کروں جو مجھے سکینت اور اطمینان کی راہیں دکھلائے۔ والدہ نے جب دیکھا کہ یہ اب ہمارے کام کا نہیں رہا تو ان کی بات کو مان لیا اور کہا کہ اچھا میں تجھے رخصت کرتی ہوں۔ ...سید عبدالقادرؒ نے اپنی والدہ سے عرض کی کہ مجھے کوئی نصیحت فرماویں۔ انہوں نے کہا کہ بیٹا جھوٹ کبھی نہ بولنا۔ اس سے بڑی برکت ہوگی۔ اتنا سن کر آپ رخصت ہوئے۔ اتفاق ایسا ہوا کہ جس جنگل میں سے ہو کر آپؒ گزرے اس میں چند رہزن قزّاق رہتے تھے جو مسافروں کو لُوٹ لیا کرتے تھے۔...ایک نے ہنسی سے دریافت کیا کہ تیرے پاس کچھ ہے؟...فی الفور جواب دیا کہ ہاں چالیس مہریں میری بغل کے نیچے ہیں جو میری والدہ صاحبہ نے کیسہ کی طرح سی دی ہیں۔ اس قزاق نے سمجھا کہ یہ ٹھٹھا کرتا ہے۔ دوسرے قزاق نے جب پوچھا تو اس کو بھی یہی جواب دیا۔ الغرض ہر ایک چور کو یہی جواب دیا۔ وہ ان کو اپنے امیر قزاقاں کے پاس لے گئے کہ بار بار یہی کہتا ہے۔ امیر نے کہا اچھا اس کا کپڑا دیکھو تو سہی۔ جب تلاشی لی گئی تو واقعی چالیس مہریں برآمد ہوئیں۔ وہ حیران ہوئے کہ یہ عجیب آدمی ہے۔ ہم نے ایسا آدمی کبھی نہیں دیکھا۔ امیر نے آپؒ سے دریافت کیا کہ کیا وجہ ہے کہ تُو نے اس طرح پر اپنے مال کا پتہ بتا دیا؟ آپؒ نے فرمایا کہ میں خدا کے دین کی تلاش میں جاتا ہوں۔ روانگی پر والدہ صاحبہ نے نصیحت فرمائی تھی کہ جھوٹ کبھی نہ بولنا۔ یہ پہلا امتحان تھا۔ مَیں جھوٹ کیوں بولتا۔ یہ سن کر امیر قزاقاں رو پڑا اور کہا کہ آہ! میں نے ایک بار بھی خدا تعالیٰ کا حکم نہ مانا۔ چوروں سے مخاطب ہو کر کہا کہ اس کلمہ اور اس شخص کی استقامت نے میرا تو کام تمام کر دیا ہے۔ میں اب تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتا اور توبہ کرتا ہوں۔ اس کے کہنے کے ساتھ ہی باقی چوروں نے بھی توبہ کر لی۔‘‘

(بحوالہ ملفوظات جلد اول صفحہ 50 ایڈیشن 2003ء)

تو دیکھیں نیک ماں کی نیکی کی نصیحت کئی لوگوں کی ہدایت کا موجب بنی۔

ایک مشہور دانشور کا کہنا ہے: ’’یتیم وہ بچہ نہیں ہے جسے اسکے والدین دنیا میں تنہا چھوڑ گئے ہوں، اصل یتیم تو وہ ہیں جن کی ماؤں کو تربیت اولاد سے دلچسپی نہیں ہے اور باپ کے پاس انکو دینے کے لیے وقت نہیں۔‘‘ اور جب مائیں اپنے بچوں کی اچھی تربیت کرتی ہیں تو ان کی اولاد معاشرے میں کیا مقام پاتی ہے اسی حوالے سے ایک واقعہ پیش کرنا چاہوں گی۔

تاریخ اسلام سے ایک مثالی ماں کا نمونہ: تاریخ اسلام سے ایک ایسی والدہ کا ذکر ملتا ہے جس نے اپنے اکلوتے بیٹے کی تعلیم و تربیت ایسے بہترین رنگ میں کی کہ وہ بڑا ہو کر قوم کا امام کہلایا ان کی والدہ حضرت اُمّ ربیعہ قرون اوّل کی ایک با کمال خاتون تھیں جن کی گود صحیح معنوں میں گہوارہ علم و عرفان ثابت ہوئی اور جس نے امام ابو عثمان ربیعہ الراعی جیسا بزرگ عالم دین پیدا کیا۔ جب وہ حمل سے تھیں تو ان کے شوہر فروخ نے جہاد پر جاتے وقت اپنی اہلیہ کو اپنی کل جمع پونجی تیس ہزار اشرفیاں دیں اور کہا کہ انہیں احتیاط سے رکھنا۔ اور میرے جانے کے بعد اللہ تمہیں لڑکا یا لڑکی دے تو اس کی پرورش عمدہ طریقے سے کرنا، جب ربیعہ سن شعور کو پہنچے تو والدہ نے ان کی تعلیم و تربیت پر اپنے شوہر کی چھوڑی ہوئی تمام اشرفیاں خرچ کر دیں۔ ربیعہ بے حد ذہین اور محنتی تھے انہوں نے چھوٹی عمر میں قرآن پاک حفظ کیا اور پھر چند سالوں میں قرآن، حدیث، فقہ، ادب اور دوسرے تمام علوم پر ایسا عبور حاصل کیا کہ ان کے علمی کمالات کی سارے عرب میں دھوم مچ گئی اور بائیس برس کی عمر میں آپ امام ربیعہ الرائی کہلانے لگے۔

آپؒ کا معمول تھا کہ روزانہ مسجد نبوی میں لوگوں کو درس دیتے تھے۔ ستائیس برس کے بعد جب والد جہاد سے لوٹے تو بیٹے نے باپ کو نہ پہچاننے کی بنا پر گھر میں داخل نہ ہونے دیا۔ اس پہ انہوں نے اپنا تعارف کروایا تو بیوی نے پہچان کر بیٹے کو بتایا کہ یہ تمہارے والد ہیں۔ جب فروخ نے بیوی سے رقم کی بابت پوچھا ہے تو بیوی نے کہا میں نے یہ تمام رقم اس کی تعلیم پر خرچ کر دی اور آپ کے بیٹے کو ایک ایسے خزانے کا مالک بنا دیا جس کو کبھی زوال نہیں۔‘‘

(ماخوذ حیاۃ الامام ربیعۃ بن فروخ از تاریخ دمشق از حافظ ابن عساکر شائع شدہ 26 جمادی الاولیٰ 1428ھ بمطابق 11/ جون 2007ء)

حضرت امّاں جانؓ (حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ) کا طریق تربیت: تاریخ سے ہمیں ایسی ایسی عظیم الشان ماؤں کی مثال نظر آتی ہے جنہوں نے اپنی اولاد کے دل میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت ڈال دی۔ حضرت ہاجرہ کی تقلید میں خدا کے فضل سے ایسی مائیں پیدا ہو رہی ہیں جو اپنے بچوں کو خدا کی رضا کی خاطر قربانی کے لیے تیار کرتی ہیں یہ اسلام کے دورِ اول میں بھی تھیں اور دورِ آخر میں بھی ہیں۔ حضرت سیّدہ اماں جان نے حضرت مسیح موعودؑ کے وصال کے وقت بچوں کو یوں تسلی دی کہ ’’بچو! خالی گھر دیکھ کر یہ نہ سمجھنا کہ تمہارے ابا تمہارے لیے کچھ نہیں چھوڑ گئے انہوں نے آسمان پر تمہارے لیے دعاؤں کا بڑا بھاری خزانہ چھوڑا ہے۔ جو تمہیں وقت پر ملتا رہے گا۔‘‘

(محسنات مرتبہ امۃ الباری ناصر لجنہ کراچی صفحہ 58)

ہر شخص کو اپنے گھر میں تربیت اولاد کی ضرورت پیش آتی ہے۔...اس سلسلہ میں حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم تحریر فرماتی ہیں:

’’اصولی تربیت میں مَیں نے اس عمر تک بہت مطالعہ عام و خاص لوگوں کو کر کے بھی حضرت والدہ صاحبہ سے بہتر کسی کو نہیں پایا۔ آپ نے دنیوی تعلیم نہیں پائی... مگر جو آپ کے اصولِ اخلاق و تربیت ہیں ان کو دیکھ کر مَیں نے یہی سمجھا ہے کہ خاص خدا کا فضل اور خدا کے مسیح علیہ السلام کی تربیت کے سوا اور کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ سب کہاں سے سیکھا؟

1: بچے پر ہمیشہ اعتبار اور بہت پختہ اعتبار ظاہر کریں۔ اس کو والدین کے اعتبار کی شرم اور لاج ڈال دینا یہ آپ کا بڑا اصولِ تربیت ہے۔

2: جھوٹ سے نفرت اور غیرت وغنا آپ کا اوّل سبق ہوتا تھا۔ ہم لوگوں سے بھی آپ ہمیشہ یہی فرماتی رہیں کہ بچہ میں یہ عادت ڈالو کہ وہ کہنا مان لے۔... حضرت امّ المومنین ہمیشہ فرماتی تھیں کہ ’’میرے بچے جھوٹ نہیں بولتے‘‘ اور یہی اعتبار تھا جو ہم کو جھوٹ سے بچاتا بلکہ زیادہ متنفر کرتا تھا۔... بچوں کی تربیت کے متعلق ایک اصول آپ یہ بھی بیان فرمایا کرتی تھیں کہ ’’پہلے بچے کی تربیت پر اپنا پورا زور لگاؤ دوسرے ان کا نمونہ دیکھ کر خود ہی ٹھیک ہو جائیں گے۔‘‘

استانی سکینۃ النساء بیگم تحریر فرماتی ہیں:

’’حضرت ام المومنینؓ نے نرمی اور سختی سے بھی بار ہا یہ بات بیان فرمائی ہے کہ جھوٹ بولنا اور مبالغہ آمیز بات کرنا کبیر گناہ ہے... حضرت امّ المومنینؓ اپنے بچوں، بہو، بیٹیوں کی عبادات وغیرہ کے متعلق پوری توجہ سے نگرانی فرماتیں۔ نماز تہجد کا خاص اہتمام فرماتیں اور ہمیشہ خاندان کے افراد کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نقش قدم پر چلنے کی تاکید فرماتی رہتیں۔‘‘

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگمؓ حصہ اوّل صفحہ 273,274 مصنف شیخ محمود احمد عرفانی ایڈیشن فروری 2019ء)

’’حضرت مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ جن کی تربیت (حضرت) امّاں جانؓ کی گود میں ہوئی۔ فرماتے ہیں کہ صبح اٹھتے ہی سلام کرنے کی عادت امّاں جانؓ نے ڈالی تھی۔ نماز کا وقت ہوتا تو وضو کروا کر نماز کے لئے بھیج دیتیں۔ کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ ضرور دھلواتیں۔ بسم اللہ اونچی آواز میں پڑھتیں، ساتھ میں بھی پڑھتا۔ عصر کے بعد کھیلنے کے لئے بھیجتیں لیکن حکم تھا کہ مغرب کی اذان کے ساتھ گھر آ جاؤ اور پھر مغرب کے بعد کہیں بھی جانے کی اجازت نہ ہوتی۔ بڑے ہو کر کوئی ضروری جماعتی کام ہوتا تو نکل سکتا تھا ورنہ کسی اپنے کے گھر جانے کی اجازت بھی نہ تھی۔

(بحوالہ روزنامہ الفضل 19 اپریل 2012ء صفحہ 6 کالم 3)

مزید فرماتے تھے:

’’...حضرت اماں جانؓ تربیت کرنے کے لیے اس بات کا بھی خیال رکھتیں کہ گھر کے بچے اور دوسری یتیم لڑکیاں جو آپ کے گھر پل رہی تھیں، اچھی عادتوں والے بچوں کے ساتھ ہی کھیلیں تا کہ ان میں کسی دوسرے گندے بچے کی بری عادت نہ پڑے اور بچے بری صحبت سے دور رہیں۔ آپ جب بھی کسی بچے کی کوئی بری بات دیکھتیں تو اس طرح نصیحت فرماتیں کہ اس کی اصلاح بھی ہو جائے اور خواہ مخواہ دوسروں کے سامنے شرمندگی بھی نہ اُٹھانی پڑے۔‘‘

(سیرت حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا، از صاحبزادی امۃ الشکور، شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان، صفحہ نمبر 29)

حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ فرماتی ہیں کہ جب مَیں چھوٹی سی لڑکی تھی تو حضرت مسیح موعودؑ نے کئی بار فرمایا کہ میرے ایک کام کے لئے دعا کرنا۔ یہ اس لئے ہوتا تھا کہ ہم بچوں کو بھی دعا کی عادت پڑے۔

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ بڑے پیار سے فرماتے کہ ’’میرے لئے دعا کرتی ہو؟‘‘ اور ’’میرے لئے بھی دعا ضرور کیا کرو۔‘‘ آپؓ ہم چھوٹی لڑکیوں سے بھی فرماتے کہ ’’اللہ تعالیٰ کے سامنے کوئی شرم نہیں۔ تم چھوٹی ضرور ہو مگر خدا سے دعا کرتی رہا کرو کہ اللہ تعالیٰ مبارک اور نیک جوڑا دے۔‘‘

(ماخوذ از تحریرات مبارکہ صفحہ 69 تا 71)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں کہ میری والدہ کو اگر کبھی ہلکا سا بھی احساس ہوتا کہ مَیں قرآن کریم کی تلاوت اور دینی لٹریچر کے مطالعہ کی طرف پوری توجہ نہیں دے رہا تو ناپسندیدگی کا اظہار فرماتیں بلکہ زجر و توبیخ بھی کرتیں۔ وہ بچوں سے بے جا لاڈ پیار کی قائل نہیں تھیں خواہ بچے بیمار ہی کیوں نہ ہوں۔ اُن کا عقیدہ تھا کہ بے جا لاڈ پیار بچوں کی شخصیت کو تباہ کر دیتا ہے۔

(بحوالہ روزنامہ الفضل 19 اپریل 2012ء صفحہ 6 کالم 4)

والدہ کی نیک صحبت کا اثر: ماں باپ کی اپنی تربیت اور اخلاق کا اثر اولاد پر پڑتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں۔ ’’میری والدہ کو قرآن کریم پڑھانے کا بڑا ہی اتفاق ہوتا تھا۔ انہوں نے تیرہ سال کی عمر سے قرآن کریم پڑھانا شروع کیا تھا۔ چنانچہ یہ ان کا اثر ہے کہ ہم سب بھائیوں کو قرآن شریف سے بہت ہی شوق رہا ہے۔‘‘

(مرقاۃ الیقین فی حیات نور الدین مرتبہ اکبر شاہ خان نجیب آبادی صفحہ 196 ایڈیشن 2009ء)

نماز جنازہ حاضر و غائب

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 4 ستمبر 2021ء بروز ہفتہ ساڑھے 11 بجے دن اسلام آباد میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر درج ذیل نماز جنازہ پڑھائے۔

نماز جنازہ حاضر: مکرم قاضی ناصر احمد صاحب بھٹی (نارتھ ویلز۔یوکے)

2 ستمبر 2021 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ 19 جولائی 1939 کو نیروبی کینیا میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضرت قاضی عبد الرحیم صاحب رضی اللہ عنہ کے پوتے اور حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب رضی اللہ عنہ کے پڑپوتے اور حضرت قاضی عبد السلام بھٹی صاحب کے بڑے بیٹے تھے۔ 1959 میں نیروبی سے انگلستان آئے اور یہاں مکینیکل انجینئرنگ میں ڈگری حاصل کی۔ 1974 میں نارتھ ویلز منتقل ہوئے اور یہاں اور Chester جماعت کے ابتدائی ممبران میں سے تھے۔ نارتھ ویلز کے صدر جماعت کے علاوہ متعدد بار نارتھ ریجن کے ریجنل امیر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ ریجنل ناظم انصار اللہ بھی رہے۔ آپ کو 35/40 بیعتیں کروانے کی بھی توفیق ملی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے جب نارتھ ویلز کا دورہ کیا تو آپ کو ان کی مہمان نوازی کا بھی شرف حاصل ہوا۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، تبلیغ میں پیش پیش رہنے والے، بہت ہمدرد، شفیق، ہر ایک کا خیال رکھنے والے، دعا گو، متقی اور نیک انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ عشق کی حد تک پیار تھا۔ بچوں اور آئندہ نسلوں کو بھی خلافت کے ساتھ گہری وابستگی کی تلقین کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیویوں کے علاوہ چھ بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔ آپ کے ایک نواسے عزیزم خالد گنزالز نے حال ہی میں جامعہ احمدیہ یوکے سے شاہد کا امتحان پاس کیا ہے۔

نماز جنازہ غائب: 1- مکرمہ بی بی فاطمہ مسلن صاحبہ (والدہ مکرم محمد انیف مسلن صاحب امیر جماعت ماریشس)

20 اگست 2021 کو 91 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ لوکل جماعت میں بطور سیکرٹری مال خدمت کی توفیق ملی۔ باقاعدگی سے جماعتی پروگراموں میں شامل ہوتی تھیں۔ 2018 تک باقاعدگی سے ماریشس کے جلسہ سالانہ میں شامل ہوتی رہیں۔ مالی قربانی کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتی تھیں۔ ایمان میں انتہائی مضبوط، پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار ایک نیک اور باوفا خاتون تھیں۔

2- مکرمہ ڈاکٹر انیسہ خان صاحبہ 3- مکرم ڈاکٹر سلمان خان صاحب 4- عزیزم فیضان خان 5- عزیزہ زمل خان

مکرمہ ڈاکٹر انیسہ خان صاحبہ بعمر 52 سال اور ان کے دو بیٹے مکرم ڈاکٹر سلمان خان (بعمر 26 سال) و عزیزم فیضان خان (بعمر 14 سال) اور ایک پوتی عزیزہ زمل خان بعمر ڈیڑھ ماہ، گزشتہ دنوں ایک کار حادثہ میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ ڈاکٹر انیسہ خان صاحبہ مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب صدر، صدر انجمن کی رشتہ میں بھتیجی بھی تھیں۔ ان کے شوہر مکرم عبد الواحد خان صاحب کی دو سال قبل فوت ہوئے جو اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ ڈاکٹر انیسہ خان صاحبہ اپنے میاں کے ساتھ ایک لمبا عرصہ مکہ مکرمہ میں کلینک چلاتی رہیں۔ اس دوران انہوں نے حج و عمرہ کی سعادت بھی پائی۔ پھر پاکستان آ کر نیا لاہور میں چار کنال کے رقبہ پر مکہ میٹرنٹی ہوم کے نام سے اپنا ہسپتال بنایا جس سے پورا علاقہ فائدہ اٹھا رہا ہے۔ مالی قربانی اور تحریک جدید و وقف جدید میں یہ فیملی ہمیشہ پیش پیش رہتی۔ مرکزی مہمانوں کا بہت احترام کرتی تھیں۔ ہسپتال وغیرہ کی وجہ سے علاقہ کے غیر از جماعت بااثر افراد کے ساتھ بھی مضبوط روابط تھے۔

6- مکرم طاہر احمد باجوہ صاحب ابن مکرم رشید احمد باجوہ صاحب

3 اپریل 2021 کو 71 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے قائد ضلع، سیکرٹری مال، سیکرٹری اصلاح وارشاد اور زعیم انصار اللہ کے علاوہ 15 سال سے زائد عرصہ صدر جماعت چیچہ وطنی کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، شریف النفس، پروقار شخصیت کے مالک ایک ہمدرد اور نیک انسان تھے۔ جماعتی عہدیداران کا بہت احترام کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

7- مکرم کیپٹن (ر) ملک مبارک احمد صاحب ابن مکرم محمد ابراہیم صاحب

8 اپریل 2021 کو 91 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے سسر حضرت غلام الٰہی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ جب تک صحت نے اجازت دی مسجد میں جا کر باجماعت نماز ادا کرتے رہے۔ اجلاسات میں بھی باقاعدگی سے شامل ہوتے تھے۔ آپ نے فوج میں 32 سال سروس کی اور دوران سروس مختلف جنگوں میں حصہ لیا اور حکومت پاکستان کی طرف سے کئی تمغے اور اعزازات حاصل کئے۔ ملٹری کی طرف سے شائع ہونے والے رسالے میں ان کے کئی مضامین اور نظمیں شائع ہوئیں۔ احمدیت سے محبت اور عقیدت رکھنے والے تھے۔ قرآن کریم سے عشق تھا اور تقریباً سارا قرآن کریم حفظ تھا۔ آپ نے مختلف موضوعات پر مقالے اور مضامین بھی لکھے جو رسالہ انصار اللہ میں شائع ہوئے۔

8- مکرم بشارت احمد صاحب زرگر ابن مکرم میاں محمد یعقوب صاحب

21 اپریل 2021 کو 65 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے سید والا میں مختلف جماعتی و تنظیمی عہدوں پر خدمت کے علاوہ ضلع ننکانہ میں سیکرٹری رشتہ ناطہ، سیکرٹری امور عامہ اور سیکرٹری امور خارجہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ نمازوں کے پابند، خدا ترس، غریبوں کی کھلے دل سے مدد کرنے والے ایک نیک اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم خوش لباس اور خوش گفتار بھی تھے۔ چندہ جات اور دیگر تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ آپ کے بیٹے مکرم محمد ظفر اللہ صاحب کو 29 جون کو شہید کر دیا گیا تھا۔ 2001 میں جب سید والا کی مسجد کو مخالفین نے شہید کیا تو آپ نے بڑی ہمت اور بہادری کے ساتھ صدر جماعت کے ساتھ کام کیا اور ایک نئی شاندار مسجد دوبارہ تعمیر کرنے کے لئے ہر پلیٹ فارم پر کوشش کرتے رہے۔ مرحوم موصی تھے۔

9- مکرم نذیر احمد صاحب ابن مکرم محمد عبد اللہ صاحب

28 اپریل 2021 کو 76 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے لمبا عرصہ مقامی سطح پر صدر حلقہ، جنرل سیکرٹری اور زعیم اعلیٰ انصار اللہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ کافی عرصہ میڈیکل کیمپس بھی لگاتے رہے۔ مرحوم کا کردار ہر لحاظ سے لائق تحسین تھا۔ ہمیشہ مسکراتے ہوئے ہی نظر آئے۔ ہر کسی کو بہت احترام سے ملتے۔ خلافت سے والہانہ محبت رکھتے تھے۔ کسی بھی جماعتی تحریک میں بہت جذبہ سے شامل ہوتے۔ چندوں کی ادائیگی میں بہت باقاعدہ تھے۔ نماز اور تلاوت قرآن کریم کے پابند تھے اور مطالعہ کتب کا شوق تھا۔ مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے۔

10- مکرمہ شہناز بانو سلیجہ صاحبہ (قادیان)

9 جولائی 2021 کو 69 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ پیدائشی احمدی تھیں۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند، چندوں میں باقاعدہ، ہمدرد دل رکھنے والی ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

11- مکرم محمد انعام یوسف صاحب ابن مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب مرحوم

17 جولائی 2021 کو 67 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے تعلیم الاسلام کالج سے ایف ایس سی کرنے کے بعد فضل عمر ہسپتال میں بطور لیب ٹیکنیشن کام کا آغاز کیا جو کہ 41 سال سے زائد عرصہ پر محیط ہے۔ ملازمت کے دوران انہیں بلڈ ٹرانسمیشن کی ٹریننگ کروائی گئی جس کے بعد ربوہ میں بلڈ بنک کا آغاز ہوا۔ آپ 2014 میں ریٹائر ہوئے۔ نہایت عاجز، مخلص، ملنسار اور ایک فدائی احمدی تھے۔ نمازوں کے پابند اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ خلافت کے ساتھ حد درجہ احترام اور عقیدت کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔

12- مکرم محمود احمد ملک صاحب ابن مکرم ملک خالد داد خان صاحب (آسٹریلیا)

19 جولائی 2021 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ انتہائی نرم دل اور مخلوق خدا کی خدمت کا جذبہ رکھنے والے ایک ہمدرد اور نیک انسان تھے۔ کراچی میں آپ کا شمار تحریک جدید اور وقف جدید کی معیاری قربانی کرنے والوں میں ہوتا تھا۔ نیکی کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے۔ بہت سے ہسپتالوں میں ٹھنڈے پانی کی اور مختلف قسم کی دوسری مشینیں بھی لگوائیں۔

13- مکرمہ امۃ القیوم صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم ارشاد عالم آفتاب صاحب (بریمپٹن ویسٹ۔کینیڈا)

26 جولائی 2021 کو 72 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ مکرم حکیم مستری فیروز دین صاحب کی بیٹی تھیں جو کہ قادیان میں حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کی فیکٹری کے ٹھیکیداروں میں سے تھے۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ پر بہت توکل کرنے والی، شفیق، مہمان نواز، خلافت کی سچی عاشق اور دعا گو خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں فراخ دلی سے خرچ کرتی تھیں۔ بیماری کا بڑی بہادری سے مقابلہ کیا۔ آخری چند ماہ بہت کمزوری اور تکلیف میں گزارے لیکن کبھی حرف شکایت زبان پر نہ لائیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم ناصر احمد شاہد صاحب (مربی سلسلہ) کی والدہ اور مکرم حافظ محمد نصر اللہ جان صاحب کی ساس تھیں۔

14- مکرم ناصر احمد صاحب

31 جولائی 2021 کو 50 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ بیماری کی شدت کے باوجود آخر وقت تک کبھی نماز کو ترک نہیں کیا۔ ہمیشہ اپنی استطاعت کے مطابق خرچ کرتے تھے اور یہی عادت انہوں نے بچوں میں بھی ڈالی۔ مرحوم موصی تھے اور اپنی زندگی میں حصہ جائیداد کی ادائیگی بھی کر دی تھی۔

15- مکرم صادق احمد صاحب (ٹورانٹو۔کینیڈا)

31 جولائی 2021 کو 90 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم کو فرقان فورس اور حفاظت مرکز کی تحریکات میں حصہ لینے کی توفیق ملی۔ آپ نے نواب شاہ میں نائب امیر کے علاوہ مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ حضور انور کے ساتھ خلافت سے قبل جمال پور سندھ کے دورے کرنے کا بھی موقعہ ملا۔ آپ بہت خوبیوں کے مالک، متوکل علی اللہ ایک نیک اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے۔

16- مکرم ماسٹر عبد الخالق صاحب ابن مکرم سعد اللہ خان صاحب

5 اگست 2021 کو 74 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت کا آغاز آپ کے والد مکرم سعد اللہ خان صاحب کے ذریعہ ہوا جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ سچا سودا میں کافی عرصہ صدر جماعت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ حلقہ بشیر میں دو دفعہ صدر، نائب صدر، سیکرٹری مال اور سیکرٹری اصلاح وارشاد کے طور پر خدمت بجالاتے رہے۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، بہت ملنسار، مہمان نواز ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ چندہ جات میں بڑے باقاعدہ تھے۔ خلافت سے جنون کی حد تک محبت کا تعلق تھا۔ آپ کو حکمت اور ہومیوپیتھی کا تجربہ بھی حاصل تھا۔ حضور انور کے خطبات اور ایم ٹی اے کے دیگر پروگرام بڑے شوق سے دیکھتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

17- مکرمہ بشریٰ ریاض صاحبہ اہلیہ مکرم ریاض احمد فانی صاحب (کوبلنز۔جرمنی)

7 اگست 2021 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ نمازوں کی پابند، مہمان نواز اور صبر و تحمل والی ایک نیک مخلص خاتون تھیں۔ ہمسایوں کے بچوں کو قرآن مجید پڑھانے کی توفیق پائی۔ جرمنی آنے پر کوبلنز میں بطور صدر لجنہ خدمت بجالاتی رہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم انعام الحق کوثر صاحب (مشنری انچارج و نیشنل امیر آسٹریلیا) کی بہن تھیں۔

18- مکرمہ امۃ المجید صاحبہ اہلیہ مکرم عبد الرشید صاحب

21 اگست 2021 کو 88 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ نیک مخلص اور باوفا خاتون تھیں اور موصیہ تھیں۔ آپ مکرم شرجیل احمد طاہر صاحب (واقف زندگی۔ اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ الشرکۃ الاسلامیہ لندن) کی نانی تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | GET IT ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

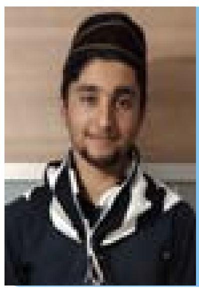

تاشف عمران۔ جرمنی

ورچوئل ملاقات میں شمولیت کے بعد جذبات

میں اپنی فیملی یعنی والدین اور بہنوں کے ساتھ ڈنمارک سیر و سیاحت پر گیا ہوا تھا۔ واپسی پر جرمنی بارڈر کراس کرتے ہی ہمارے موبائل فونز پر ایک میسج نمودار ہوا۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ورچوئل ملاقات کا دعوت نامہ تھا جو مورخہ 21 اگست کو منعقد ہونے والی تھی۔ یہ میسج دیکھتے ہی میں خوشی سے جھوم اٹھا اور اپنے ابا عمران انیل صاحب سے درخواست کی کہ اپنے گھر تک پہنچنے کے لیے راستے کے تمام stops کم کر دیں یا چھوٹے کر دیں۔ کہیں میں اس مبارک پروگرام سے محروم نہ رہ جاؤں۔ اپنے اللہ سے اس اہم موقع پانے پر شکر بھی ادا کیا۔ ابھی emotional ہو ہی رہا تھا کہ دوسرا میسج ملا کہ Double Jab والے ہی شامل ہوں گے جب کہ خاکسار کو ابھی کوئی ویکسین نہیں لگی تھی۔ میں افسردہ ہوا مگر یہ افسردگی چند لمحے کی تھی کہ تیسرا میسج ملا کہ آپ اپنا چیک اپ کرواکر، کرونا Negative ہونے کی صورت میں شامل ہو سکتے تھے۔ خاکسار نے مطلوبہ فارم جلدی جلدی گاڑی میں ہی پُر کیا اور ایک لمبا سفر کر کے نصف رات اپنے گھر پہنچ گئے۔ اور دو دن کے بعد یہ بابرکت پروگرام تھا۔ ہفتہ کے روز علی الصبح ہی تیاری شروع کر دی اور ابا جان کے ساتھ جلدی جلدی PST آرینا پہنچے تا کہ آگے جگہ ملے۔ ہم 9 بجے سے بہت پہلے پروگرام والی جگہ پہنچ گئے تھے۔ گرمی بہت شدید تھی۔ گرمی نے اتنا ستایا کہ جسم میں بھی دردیں شروع ہوگئیں۔ کئی دفعہ سوچا کہ باہر کھلی ہوا میں نکل کر سانس لوں مگر یہی سوچا کہ یہ pain خلیفۃ المسیح کی خاطر برداشت کرنی ہے۔ سب خدام کا شوق دیدنی تھا۔ میری تو 2019ء کے بعد پہلی ملاقات تھی۔ اور وہ بھی ورچوئل۔ حضور دوپہر ایک بج کر 30 منٹ پر اسکرین پر نمودار ہوئے۔ ہماری تمام درد، تکلیف اور تھکاوٹ جاتی رہی۔ ہمارا دل باغ باغ ہو گیا۔ حضور خوشگوار موڈ میں تھے۔ مجھے یہ بہت اچھا لگا کہ ہم حضور کا دیدار کر رہے ہیں اور حضور ہمیں دیکھ رہے ہیں۔

تلاوت و ترجمہ کے بعد حضور نے صدر صاحب خدام الاحمدیہ سے پوچھا نظم نہیں ہو گی؟ صدر صاحب نے کہا حضور! ابھی کروا دیتے ہیں۔ چنانچہ ایک خادم نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ حضور نے اس پر بہت خوشی کا اظہار فرمایا۔ ایک خادم نے کہا حضور! آج گرمی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ فضل کرے۔ اور اگلے روز اجتماع کے موقع پر جب بارش بہت زیادہ ہو رہی تھی تو حضور نے فرمایا کہ جس کو کل گرمی بہت لگ رہی تھی۔ آج تو اس کے لیے موسم بہت اچھا ہو گا۔ 300 کے لگ بھگ خدام نے اس ورچوئل ملاقات میں شرکت کی اور حضور کو اپنے درمیان پا کر ہم بہت خوش نصیب تصور کرتے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذَالِكَ۔

اللہ تعالیٰ کرونا کی وبا کو جلد ختم کرے اور ہم پہلے کی طرح پھر حضور سے جسمانی روابط بڑھا سکیں۔

چھوٹی مگر سبق آموز بات

حضرت مولوی عبد الکریمؓ نے فرمایا کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام سے پوچھا کہ کیا کبھی ممکن ہو سکتا ہے کہ آپ میں بھی ریا آوے؟

اس پر حضور نے فرمایا کہ کبھی چڑیا خانہ گئے ہو؟ میں نے کہا کہ ہاں! فرمایا:

دیکھو وہاں شیر چیتے اور دوسرے حیوانات ہوتے ہیں۔ کبھی یہ خیال وہاں جا کر دل میں آ سکتا ہے کہ ان کے سامنے لمبی لمبی نمازیں پڑھیں۔ کبھی یہ خیال وہاں جا کر ریا کار سے ریا کار کے دل میں بھی نہیں آ سکتا۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ خوب جانتا ہے کہ یہ حیوانات ہماری جنس سے تو نہیں ہیں تو پھر ریا کہاں رہی؟ ریا تو ہم جنسوں سے ہوتی ہے تو اہل اللہ کس سے ریا کریں۔ اُن کے سامنے دوسرے لوگوں کی وہی مثال ہے جیسے چڑیا خانہ میں جانور بھرے ہوئے ہیں۔

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 26)

مدیحہ مصوّر کاہلوں۔ ریجائنا، کینیڈا

طلوع وغروب آفتاب

21 ستمبر 2021ء

	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	04:53	18:18
مدینہ منورہ	04:52	18:19
قادیان	04:54	18:27
ربوہ	04:34	18:06
اسلام آباد ٹلفورڈ	05:18	19:03